



الحق المبین

ترجمہ و تفسیر امام احمد رضا رحمہ اللہ
مکتبہ فریدیہ

ناشر

مکتبہ فریدیہ
جناح روڈ ساہیوال

نام کتاب	_____	الحق البین
مصنف	_____	الحاج حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی
ناشر	_____	مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال
کتابت	_____	قصور علی خاموش تلمیذ حاجی محمد صدیق فانی (مدینہ دارالکتابت کبیر الہ (الطمان)
قیمت	_____	1/- روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال

دین کی اشاعت

(اور) ایصالِ ثواب

اہلسنت وجماعت کا دستور ہے کہ وہ اپنے بزرگوں اور رشتہ داروں کو ایصالِ ثواب کرنے کیلئے غریبوں اور محتاجوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ غلہ، کپڑا اور رقم تقسیم کرتے ہیں۔ یہ طریقہ بالکل درست ہے اور ایصالِ ثواب قرآن و حدیث سے ثابت ہے البتہ اس کیلئے کسی خاص امر خیر کی شرط نہیں، ہر کار خیر کا ثواب ارواح کو پہنچایا جاسکتا ہے۔ لیکن اس دور میں جب کہ بد مذہبوں کی کتابیں اور گمراہ کن لٹریچر گھر گھر پہنچا ہوا ہے۔ مبینوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ علمائے اہلسنت کی مفید کتابیں خرید کر غریب مسلمانوں کو مفت تقسیم کر کے اس کا ثواب اپنے بزرگوں اور رشتہ داروں کی روحوں کو پہنچائیں۔

اس طرح جب تک وہ کتابیں لوگوں کے مطالعہ میں رہیں گی، ان کا ثواب جاری و مزموم ارواح کو برابر پہنچتا رہے گا اور دین کی اشاعت بھی ہوتی رہے گی۔ جو احباب اس کتاب کو مفت تقسیم کرنا چاہیں وہ ہمیں مطلع فرمائیں ان کے لئے خاص رعایت ہوگی۔

ابوالعطاء نعمت علی شہیدی سیالوی

ناظم مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال

عرضِ ناشر

ایک وقت تھا کہ مسلمانوں کی تعداد بالکل محدود تھی۔ مگر فضائے عالم پر ان کی عظمت و قہار کا علم ہوا تھا۔ آج لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں کی تعداد میں ہو کر بھی اس قدر بے وقعت کیوں ہو گئے۔ اس کا جواب حکیم الامت علامہ اقبال کی ربانی سینے سے

شبے پیشِ خدا بگریستم زار

مسلمان چراغِ نورند و زارند

ندا آمد نمی دانی کہ ایں قوم

دل دارند و محبوبے نہ دارند

اقبال کہتے ہیں کہ میں نے ایک شب خدا تعالیٰ سے سوال کیا کہ کیا اللہ! مسلمان ذلیل و خوار کیوں ہو رہے ہیں؟ تو خداوند قدوس نے جواب دیا۔ اے اقبال مسلمانوں کو میں نے دل میں عظیم نعمت سے نوازا مگر انہوں نے اپنے دل میں عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جگہ نہ دی انہوں نے بے ادبوں کا لٹیر پھر پڑھا۔ گستاخوں کی مصلحتوں میں بیٹھے۔

اسی مقصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس عظیم کتاب کو شائع کرنے کا شوق پیدا ہوا تاکہ سادہ لوح مسلمان گستاخانِ رسول کی گستاخیوں سے مطلع ہو کر ان کے ہتھکنڈوں سے بچ سکیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس سعی کو قبول فرما کر نجاتِ اخروی کا ذریعہ بنائے (آمین)

ابوالعطاء نعمت سیاحی

ناظمِ مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پیش لفظ

تخلیقِ انسانی کا مقصد معرفتِ الہی ہے اور معرفتِ الہی کا منہی مشابہ تجلیاتِ حسن لائقِ ستائش اس مقصدِ عظیم کے تقور نے انسان کو ورطہ حیرت میں مبتلا کر دیا۔ وہ ایک ایسے ضعیف و نادار اجنبی مسافر کی طرح حیران تھا جسے کروڑوں میل کی دشوار گزار راہیں درپیش ہوں اور منزلِ مقصود تک پہنچنے کا کوئی ذریعہ اس کے پاس موجود نہ ہو۔ وہ عالم حیرت میں زبانِ حال سے کہتا تھا کہ الہی! تیری معرفت کی منزل تک کیسے پہنچوں میں کمزور و ضعیف البنیان اور پھر مجھے ہر گاہ کیلئے قدم قدم پر شیطان۔ وہ پریشان ہو کر سوچتا تھا کہ ضعیف کو قوت سے کیا نسبت؟ امکان کو وجوب سے کیا واسطہ؟ محدود کو غیر محدود سے کیا علاقہ؟ کہاں حادث، کہاں قیوم، کہاں انسان، کہاں رحمن، ناس کے حسن و جمال کی تجلیوں تک میری نگاہیں پہنچ سکتی ہیں یہ میں اس کے دیدارِ جمال کی تاب لاسکتا ہوں۔

انسان اسی کشمکش میں مبتلا تھا کہ قدرت نے بروقت اس کی دستگیری فرمائی اور رُوحِ دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آئینہ وجود سے اپنے حسن و لامحدود کی تجلیاں ظاہر فرما کر اپنی معرفت کی راہیں اس پر روشن کر دیں۔

صلوٰۃ و سلام ہو اس برزخِ بکری حضرت محمد مصطفیٰ علیہ آلہ التیمۃ و النناء پر جس نے ضعیفِ انسانی کو قوت سے بدل دیا۔ محدود کو قدم کا آئینہ بنا دیا۔ امکان کو بارگاہِ وجوب میں حاضر کر دیا، امکان کا رشتہ لامکان سے جوڑ دیا۔ محدود کو غیر محدود سے ملا دیا اور بندہ کو خدا تک پہنچا دیا۔

حق یہ ہے کہ رُخسارِ محمدی آئینہ جمالِ حق ہے اور خدا و خدایِ مصطفیٰ منظرِ حسنِ کبریا۔ پھر کس طرح ممکن ہے کہ ایک کانکار دوسرے کے اقرار کے ساتھ جمع ہو جائے۔ اگر حق کے ساتھ باطل، نور کیساتھ ظلمت، کفر کے ساتھ اسلام کا اجتماع متصور ہو تو یہ بھی ممکن ہو گا جب وہ محال ہے تو یہ بھی محال۔

بنابرِ اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ کار ہی نہیں کہ حسنِ محمدی کا انکسارِ جمالِ خداوندی کانکار اور بارگاہِ نبوت کی توہین، حضرت الوہیت کی تنقیص ہے۔

شان الوہیت کی توہین کرنے والا مومن نہیں تو گستاخ نبوت کیونکر مسلمان ہو سکتا ہے؟ کوئی مکتبہ خیال ہو، ہمیں کسی سے عناد نہیں البتہ منکرین کمالات نبوت اور منقصین شان رسالت سے ہیں طبعی تنقیر کے اس لئے کہ وہ آئینہ جمال الوہیت میں عیب کے متلاشی ہیں اور ان کا یہ طرز عمل نہ صرف مقصد تخلیق انسانی کے منافی ہے بلکہ آداب بندگی کے بھی خلاف اور خالق کائنات سے کھلی بغاوت کے مترادف ہے۔

اس کے باوجود بھی ہیں ان سے کچھ سروکار نہیں۔ ہمارا خطاب تو جمال الوہیت کے دیوانوں اور شمع رسالت کے ان پروانوں سے ہے جو ذات پاک مصطفیٰ علیہ السلام کو معرفت الہی اور قرب خداوندی کا وسیلہ غلطی جان کر ان کی شمع حسن و جمال پر قربان ہو جانے کو اپنا مقصد حیات سمجھتے ہیں اور اسی لیے ہم نے دلائل سے انکسار ہو کر صرف مسائل بیان کیے ہیں۔ البتہ ابتدا میں بطور مقدمہ چند ایسے اصول لکھ دیئے ہیں جن کی روشنی میں ناظرین کرام پران تمام تاویلات کا فساد روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا۔ جو توہین آمیز عبارات میں آج تک کی گئی ہیں۔

رہے دلائل — تو — انشاء اللہ تعالیٰ مستقبل قریب میں ہر اختلافی مسئلہ پر ایک مستقل رسالہ ہدیہ ناظرین ہو گا جس میں پوری تفصیل کے ساتھ دلائل مرقوم ہوں گے۔

وَمَا ذَاكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ

اس کے بعد یہ بھی عرض کر دوں کہ اس رسالہ میں تمام حوالہ جات و عبارات منقولہ کو میں نے بذات خود اصل کتب میں دیکھ کر پوری تحقیق اور احتیاط کے ساتھ نقل کیا ہے اگر ایک حوالہ بھی غلط ثابت ہو جائے تو میں اس سے رجوع کر کے اپنی غلطی کا اعتراف کروں گا اور ساتھ ہی اس کا اعلان بھی شائع کر دوں گا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مختصر رسالہ کو برادران اہلسنت کیلئے اپنے ملک پر ثابت قدم رہنے کا موجب اور دوسروں کیلئے رجوع الی الحق کا سبب بنائے۔ (آمین)

سید احمد سعید کاظمی غفرلہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نُحَمِّدُهُ وَنُفَسِّحُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

اما بعد ناظرین کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ اس رسالہ کا اصل مواد تو میں نے ۱۹۳۴ء میں مرتب کر لیا تھا لیکن بعض مواقع کی وجہ سے طباعت نہ ہو سکی۔ حتیٰ کہ اس عرصہ میں دیوبندی حضرات کے بعض رسائل و مضامین نظر سے گزرے جن سے مفید مطلب کچھ اقتباسات لے کر اس میں شامل کر دیئے گئے اس رسالہ کی اشاعت سے میری غرض صرف یہ ہے کہ جو لے بھالے مسلمان علماء و دیوبند کے ظاہر حال کو دیکھ کر انہیں اہل حق اور صحیح العقیدہ کُستی مسلمان سمجھتے ہیں اور اسی بنا پر انہیں دینی معاملات میں اپنا مقتدا و پیشوا بناتے ہیں ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں، ان سے مذہبی مسائل و ریافت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مذہبی الفت رکھتے ہیں۔ مگر یہ نہیں جانتے کہ ان کے عقائد کیسے ہیں اس رسالہ کو پڑھ کر انہیں علماء دیوبند کے عقائد سے واقفیت ہو جائے اور وہ اپنی عاقبت کی فکر کریں اور سوچیں کہ جن لوگوں کے ایسے عقیدے ہیں ان کو اپنا مقتدا اور پیشوا مان کر ہمارا کیا حشر ہو گا۔

دیوبانی و دیوبندی اگرچہ دیوبانی، دیوبندی و لفظ ہیں لیکن ان سے مراد صرف وہی گروہ ہے جو اپنے ماسوا دوسرے تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک اور بدعتی قرار دیتا ہے اور جس کے سربراہ وہ لوگوں نے اپنی کتابوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء علیہم السلام و محبوبان خداوندی کی شان میں توہین آمیز عبارات لکھیں اور بعض عیوب و نقائص کو انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی طرف بے دھڑک منسوب کیا۔

اس قسم کے لوگوں کا وجود عہد رسالت سے ہی چلا آ رہا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنْ أُعْطُوا
مِنْهَا رَنُوسًا فَإِنْ لَمْ يَضَعْزَعْهَا فَإِذَا هُمْ
يَسْخَطُونَ وَلَوْ أَنَّهُمْ فُسِّحُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ
وَمَا سَأَلُوهُ لَفَتَنُوا حَتَّى يَسْتَأْذِنُوا
مِنْ اللَّهِ وَاسْأَلُوهُ إِنَّا لَخَالِفُونَ
دَاخِلُونَ رِيبًا سُوْرَةُ تَوْبَةِ

اور ان میں کوئی وہ ہے جو صدقے ہائے
میں تم پر ظن کرتا ہے تو اگر ان میں سے کچھ ملے
تو راضی ہو جائیں اور نہ ملے تو جب ہی وہ ناراض ہیں
اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہو جاتے
جو اللہ اور اس کے رسول نے انہیں دیا اور کہتے اللہ کافی
بے تاب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ
کا رسول ہمیں اللہ ہی کی طرف رغبت ہے۔

یہ آیت ذوالخویرہ تسمی کے حق میں نازل ہوئی اس شخص کا نام حرقوص بن زہیر ہے یہی خوارج
کی اصل بنیاد ہے بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مال غنیمت
تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویرہ نے کہا یا رسول اللہ عدل کیجئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
تجھے خرابی ہو میں نہ عدل کروں گا تو عدل کون کرے گا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض
کیا مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن مار دوں حضور نے فرمایا اسے چھوڑ دو اس کے
اور بھی ہماری ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں کے سامنے
اپنے روزوں کو حقیر دیکھو گے وہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے گلوں سے نہ اترے گا وہ دین
سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیرے کارے۔

دین میں داخل ہو کر بے دین ہونے والوں کی ابتدا ایسے ہی لوگوں سے ہوئی ہے جو نماز
روزہ اور دین کے سب کام کرنے والے تھے لیکن اس کے باوجود انہوں نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کی اور بے دین ہونے کے باوجود اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ
مبارک میں توہین کرنے والے ذوالخویرہ کے جن ہمراہوں کا ذکر حدیث شریف میں آیا ہے
ان سے مراد وہی لوگ ہیں جنہوں نے ذوالخویرہ کی طرح شانِ رسالت میں گستاخیاں کیں۔
اسلام میں یہ پہلا گروہ خارجیوں کا ہے یہی گروہ اہل حق کو کافر و مشرک کہہ کر ان سے قتال و
جدال کو جائز قرار دیتا ہے چنانچہ سب سے پہلے حضرت علی اور آپ کے ہمراہیوں کو خارجیوں
نے معاذ اللہ کافر قرار دیا اور خلیفہ برحق سے بغاوت کی اور اہل حق کے ساتھ جدال و قتال کیا

حق کہ عبدالرحمن بن ملجم خارجی کے ہاتھوں حضرت علی کرم اللہ وجہہ شہید ہوئے اسی بد بخت گروہ
کے فتون کی خبر زبانِ رسالت نے سرزمینِ نجد میں ظاہر ہونے کے متعلق دی ہے اور فرمایا ہے۔
هناك الذلازل والفتن وبها يطلع قرن الشيطان

(رواہ البخاری مشکوٰۃ مطبوعہ مکتبانی دہلی ص ۵۸۲)

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق یہ فتنہ نجد میں بڑے زور شور سے
ظاہر ہوا اور محمد بن عبدالوہاب خارجی نے سرزمینِ نجد میں مسلمانوں کو کافر و مشرک کہہ کر سب
کو مباح الدم قرار دیا اور توحید کی آڑ لے کر شانِ نبوت و ولایت میں خوب گستاخیاں کیں اور
اپنے مذہب و عقائد کی ترویج کیلئے کتاب التوحید تصنیف کی، جس پر اُسی زمانے کے
علمائے کرام نے سخت مواخذہ کیا اور اس کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لئے سعی
ملین فرمائی سچی کہ محمد بن عبدالوہاب کے حقیقی بھائی سلیمان بن عبدالوہاب نے اپنے بھائی
پر سخت رد کیا اور اس کی تردید میں ایک شاندار کتاب تصنیف کی جس کا نام

العوامی الاہلبی فی الرد علی الوہابیہ ہے اور اس میں وہابیت کو پوری طرح بے نقاب کر کے
اہل سنت کے مذہب کی زبردست تائید و حمایت فرمائی۔ علامہ شامی حنفی امام احمد صاوی
مالکی وغیرہ جلیل القدر علماء امت نے محمد بن عبدالوہاب کو باغی اور خارجی قرار دیا اور مسلمانوں
کو اس فتنے سے محفوظ رکھنے کے لئے اپنی جدوجہد میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا۔ ملاحظہ
فرمائیے۔ شامی جلد ۲ باب البغات ص ۳۳۹ اور تفسیر صاوی جلد ۳ ص ۲۵۵ مطبوعہ مصر۔

پھر اسی کتاب التوحید کے مضامین کا خلاصہ تقویۃ الایمان کی صورت میں سرزمینِ ہند
میں شائع ہوا اور مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنے مقتدا محمد بن عبدالوہاب کی پیروی اور
بائشہنی کا خوب حق ادا کیا اور اسی تقویۃ الایمان کی تصدیق و توثیق تمام علماء دیوبند نے کی
جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ جلد ۲ ص ۲ پر مرقوم ہے۔

پھر جس طرح محمد بن عبدالوہاب کے خلاف اس زمانہ کے علماء اہل سنت نے آواز اٹھائی
اور اس کا رد کیا۔ اسی طرح مولوی اسماعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان کے خلاف بھی اس دور
کے علماء حق نے شدید احتجاج کیا اور ان کے مسلک پر سخت نکتہ چینی کی۔ تقویۃ الایمان کے

کے رد میں کئی رسالے شائع ہوئے۔ مولانا شاہ فضل امام، حضرت شاہ احمد سعید دہلوی، شاہ گرو شید
مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا فضل حق خیر آبادی، مولانا عنایت احمد
کا کوری مصنف علم الصیغہ، مولانا شاہ رؤف احمد نقشبندی مجددی، تلمیذ رشید حضرت مولانا
شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی اسماعیل دہلوی اور مسائل تقویۃ الایمان کا
مختلف طریقوں سے رد فرمایا حتیٰ کہ شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی نے اپنے فتاویٰ
میں بھی کتاب التوحید اور مسائل تقویۃ الایمان کے خلاف واضح اور روشن مسائل تحریر فرما کر
امت مسلمہ کو اس فتنہ سے بچانے کی کوشش کی۔ لیکن علماء دیوبند اور ان کے بعض اساتذہ نے
مولوی اسماعیل اور ان کی کتاب تقویۃ الایمان کی تصدیق و توثیق کر کے اس فتنے کا دروازہ
مسلمانوں پر کھول دیا۔ علماء دیوبند نے نہ صرف تقویۃ الایمان اور اس کے مصنف مولوی اسماعیل
دہلوی کی تصدیق پر اکتفا کیا بلکہ خود محمد بن عبد الوہاب کی تائید و توثیق سے بھی دریغ نہ کیا۔
ملاحظہ فرمائیے۔ فتاویٰ رشیدیہ جلد ۱ ص ۱۱۱ مصنفہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی۔

لیکن چونکہ تمام روئے زمین کے احناف اور اہل سنت محمد بن عبد الوہاب کے خارجی اور باغی
ہونے پر متفق تھے۔ اس لئے فتاویٰ رشیدیہ کی وہ عبارت جس میں محمد بن عبد الوہاب کی توثیق
کی گئی تھی۔ علماء دیوبند کے مذہب و مسلک کو اہل سنت کی نظروں میں مشکوک قرار دینے
لگی اور اہل سنت فتاویٰ رشیدیہ میں محمد بن عبد الوہاب کی توثیق پڑھ کر یہ سمجھنے پر مجبور
ہو گئے کہ علماء دیوبند کا مذہب بھی محمد بن عبد الوہاب سے تعلق رکھتا ہے اس لئے تاخرین
علماء دیوبند نے اپنے آپ کو چھپانے کی غرض سے محمد بن عبد الوہاب سے اپنی لائعلقی کا انکار
کرنے شروع کر دیا بلکہ مجبوراً اسے خارجی بھی لکھ دیا تاکہ عامۃ المسلمین پر ان کا مذہب واضح نہ ہونے
پائے لیکن علمائے اہل سنت برابر اس فتنے کے خلاف نبرد آزار رہے ان علماء حق میں مذکورین
صدر حضرات کے علاوہ حضرت حاجی املاؤ اللہ مہاجر مکی، حضرت مولانا عبد السمیع صاحب رام
پوری مؤلف انوار ساطعہ، حضرت مولانا ارشد حسین صاحب رام پوری، حضرت مولانا
احمد رضا خان صاحب بریلوی، حضرت مولانا انوار اللہ صاحب حیدر آبادی، حضرت مولانا عبدالغفور
صاحب بدایونی وغیرہم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ان علماء اہل سنت کا امت مسلمہ پر احسان عظیم ہے کہ ان حضرات نے حق و باطل میں
تیز کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین کرنے والے خوارج سے مسلمانوں
کو آگاہ کیا۔ ان لوگوں کے ساتھ ہمارا اصولی اختلاف صرف ان عبارات کی وجہ سے ہے
جن میں ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم و محبوبان حق سبحانہ و تعالیٰ
کی شان میں صریح گستاخیاں کی ہیں باقی مسائل میں محض فروعی اختلاف ہے جس کی بناء پر جابین
میں سے کسی کی تکفیر و تفضیل نہیں کی جاسکتی۔

تعب ہے کہ صریح توہین آمیز عبارات سمجھنے کے باوجود یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے تو
حضرت کی تعریف کی ہے گویا توہین صریح کو تعریف کہہ کر کفر کو سلام قرار دیا جاتا ہے ہم نے
اس رسالے میں علماء دیوبند اور ان کے مقتداؤں کی عبارت بلا کمی و بیشی نقل کر دی ہیں تاکہ
مسلمان خود فیصلہ کر لیں کہ ان میں توہین ہے یا نہیں؟ امید ہے ناظرین کرام حق و باطل میں تیز
کر کے ہیں دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں گے۔

سبب تالیف

اس میں شک نہیں کہ اس موضوع پر اس سے پہلے بہت کچھ لکھا
جا چکا ہے۔ لیکن بعض کتابیں اتنی طویل ہیں کہ انہیں اول سے آخر
تک پڑھنا ہر ایک کیلئے آسان نہیں اور بعض اتنی مختصر ہیں کہ علماء دیوبند کی اصل عبارات
کی بجائے ان کے مختصر غلاموں پر اکتفا کر لیا گیا جس کی وجہ سے بھی بعض لوگ شکوک و شبہات
میں مبتلا ہونے لگے۔ اس لئے ضروری ہوا کہ اس موضوع پر ایسا رسالہ لکھا جائے جو اس طویل و
اختصار سے پاک ہو۔

ضروری گذارش

ابھی گذارش کیا جا چکا ہے کہ دیوبندی حضرات اور اہل سنت کے
درمیان بنیادی اختلافات کا موجب علماء دیوبند کی صرف
وہ عبارات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں کھلی توہین
فی گئی ہے۔

علماء دیوبند کہتے ہیں کہ ان عبارات میں توہین و تمقیص کا شبہ تک نہیں پایا جاتا
اور علماء اہل سنت کا فیصلہ یہ ہے کہ ان میں صاف توہین پائی جاتی ہے۔ اس رسالے میں علماء

دیوبند کی وہ اصل عبارت بلغطہا مع حوالہ کتب و صفحہ و مطبع پوری احتیاط کے ساتھ نقل کر دی گئی ہیں۔ اپنی طرف سے ان میں کسی قسم کی بحث و تحقیق نہیں کی گئی۔

البتہ ان مختلف عبارات پر متعدد عنوانات بعض سہولت ناظرین اور تنوع فی الکلام کی غرض سے قائم کر دیئے گئے ہیں اور فیصلہ ناظرین کرام پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ بلا تشویش ان عبارتوں کو پڑھ کر انصاف کریں کہ ان عبارتوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کی توہین و تنقیص ہے یا نہیں؟

اس کے ساتھ ہی ہر عنوان اور عبارت کے تحت اپنا مسلک بھی واضح کر دیا گیا ہے تاکہ ناظرین کرام کو علمائے دیوبند اور اہل سنت کے مسلک کا تفصیلی علم ہو جائے اور حقی و باطل میں کسی قسم کا التباس باقی نہ رہے۔

قرآن کریم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ تمام دین ہیں حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے ملا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، اس کے ملائکہ، اس کی کتابوں اور رسولوں اور یوم قیامت وغیرہ عقائد و اعمال سب چیزوں کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو عطا فرمایا۔ اس لئے سارے دین کی بنیاد اور اصل الاصول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ ہے اور بس۔ بنا بریں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت ایسی عظیم ہے جس کے وزن کو مومن کا دل و دماغ محسوس کرتا ہے۔ مگر کما حقہ اس کا اظہار کسی صورت سے ممکن نہیں۔ ایسی صورت میں تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت کسی مسلمان سے مخفی نہیں رہ سکتی اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نہایت اہتمام کے ساتھ مسلمانوں کو بارگاہ رسالت کے آداب کی تعلیم فرمائی۔ ارشاد ہوتا ہے۔

ایسے ایمان والو! بلند نہ کریں اپنی آوازیں
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر اور نہ ان
کے ساتھ بہت زور سے بات کرو جیسے تم ایک
دوسرے سے آپس میں زور سے بولا کرتے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا
أَصْوَاتَكُمْ فَتَكُونَ أَصْوَاتًا
الْبَغْيِ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ
بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ

ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا
کیا کر ایسے سب کچھ اکارت جائے
اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

اس کے ساتھ ہی دوسری آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ
أُصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ
قُلُوبَهُمْ فَلَا تَعْلَمُ لَهُمْ
مَغْفِرَةً وَآجُرًا غَلِيظَةً

اور تیسری آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَدُونَكَ مِنْ
وَسَاءِ الْحِجَارَاتِ أَكْثَرُهُمْ
لَا يَعْقِلُونَ وَلَا أُنْثَاهُمْ
صَبَرُوا حَتَّىٰ
تُخْرِجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ
خَيْرٌ لَّهُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ
رَحِيمٌ (پ ۲۶ - سورہ حجرات)

چوتھی جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا
تَقُولُوا رَاعِنَا وَتَوَلَّوْنَا
وَأَنصِتُوا فَلَنُخْلِبَنَّ
عَذَابَ الْيَتِيمِ

(پ ۱ سورہ بقرہ)

اے ایمان والو! تم نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ راعنا کہہ کر خطاب
نہ کیا کرو بلکہ انظرنا کہا کرو اور دھیان
لگا کر سنتے رہا کرو اور کافروں کیلئے عذاب

وردنا کہہ کر

ان آیات طہات میں بارگاہ رسالت کے آداب اور طرز خطاب پر تعظیم و توقیر کو ملحوظ رکھنے کی جو ہدایت اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہیں محتاج تشکر نہیں نیز ان کی روشنی میں شان نبوت کی ادنیٰ گت تانخی کا جرم عظیم ہونا آفتاب سے زیادہ روشن ہے اس کے بعد اس مسئلہ کو امت کی تصریحات میں ملاحظہ فرمائیے۔

تمام علماء امت کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں توہین کفر ہے

شرح شفا قاضی عیاض ملا علی قاری جلد ۲ ص ۳۹۳ پر ہے

محمد بن یحیٰ بن فرات نے ہیں کہ تمام علماء امت	قال محمد بن سحنون
کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی کریم صلی اللہ	اجمع العلماء علی ان
علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین و تنقیص	مثالہ البنی صلی اللہ
کرنے والا کافر ہے اور جو شخص اس کے کفر و	علیہ وسلم والمستنقص
عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے	لہ محافذ ومن شذ فی کفر
(اکفار الملحدین مولانا مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیر بند)	و عذابہ

اس مقام پر شبہ وار دیکھا جاتا ہے کہ اگر کسی مسلمان کے کلام میں ایک شبہ کا ازالہ | نساوے وجہ کفر کی ہوں اور ایک وجہ اسلام کی ہو تو فقہاء کا قول ہے کہ کفر کا فتویٰ نہیں دیا جائے گا۔

اس کا ازالہ یہ ہے کہ قول اس تقدیر پر ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں نساوے وجہ کفر کا صرف احتمال ہو کفر صریح نہ ہو لیکن جو کلام مفہوم توہین میں صریح ہو اس میں کسی وجہ کو ملحوظ رکھ کر تاویل کرنا جائز نہیں اس لیے کہ لفظ صریح میں تاویل نہیں ہو سکتی۔ دیکھئے اکفار الملحدین کے ص ۲ پر علماء دیوبند کے مقتدار مولوی انور شاہ صاحب کشمیری لکھتے ہیں۔

قال حبیب بن ربیع ان ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل

د حبیب بن ربیع نے فرمایا کہ لفظ صریح میں تاویل کا دعویٰ قبول نہیں کیا جاتا

اور اگر باوجود صراحت تاویل کی گئی تو وہ تاویل فاسد ہوگی اور تاویل فاسد خود بمنزلہ

کفر ہے۔ ملاحظہ فرمائیے یہی مولوی انور شاہ صاحب دیوبندی اکفار الملحدین کے ص ۲ پر لکھتے

تاویل فاسد کفر کی طرح ہے۔ | التاویل الفاسد کالکفر

حدیث شریف میں آیا ہے۔

یہ انہما الاعمال بالنیات

ایک اور اعتراض کا جواب

یعنی مملوں کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ لہذا علماء دیوبند کی عبارتوں میں اگرچہ کلمات توہین پائے جاتے ہیں مگر ان کی نیت توہین و تنقیص کی نہیں اس لیے ان پر حکم کفر عائد نہیں ہو سکتا۔

اس کے جواب میں گزارش ہے کہ حدیث کا مفاد صرف اتنا ہے کہ کسی نیک عمل کا ثواب نیت ثواب کے بغیر نہیں ملتا۔ یہ مطلب نہیں کہ ہر عمل میں نیت معتبر ہے اگر ایسا ہو تو کفر والحاد اور توہین و تنقیص نبوت کا دروازہ کھل جائے گا۔ ہر دریدہ دین بے باک جو چاہے گا کہتا پھرے گا جب گرفت ہوگی تو صاف کہہ دے گا کہ میری نیت توہین کی نہ تھی۔ واضح رہے کہ لفظ صریح میں جیسے تاویل نہیں ہو سکتی ایسے ہی نیت کا عذر بھی اس میں قابل قبول نہیں ہوتا۔

اکفار الملحدین ص ۳ پر مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں۔

کفر کے حکم کا دار و مدار ظاہر پر ہے | المدام فی الحکم بالکفر علی الظاہر ولا نظر

قصد و نیت اور قرآن حال پر نہیں | للمقصود والنیات ولا نظر لقرائن حالہ

نیز اسی اکفار الملحدین کے ص ۸۶ پر ہے۔

علماء نے فرمایا ہے کہ انبیاء علیہم

السلام کی شان میں جرات و

دیوبندی کفر ہے اگرچہ توہین مقصود نہ ہو | وان لم یقصد السب کفر

توہین کا تعلق عرف عام اور محاورات اہل زبان سے ہوتا ہے | بعض لوگ

کے معنی میں قسم قسم کی تاویلیں کرتے ہیں لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ اگر کسی تاویل سے معنی مستقیم ہو جائیں اور اس کے باوجود عرف عام و محاورات اہل زبان میں اس کلمہ سے توہین کے معنی مفہوم ہوتے ہیں۔ تو سب تاویلات بے کار ہوں گی۔ مثلاً ایک شخص اپنے والد یا استاد کو کہتا ہے کہ بڑے ولد الحرام ہیں اور تاویل یہ کرتا ہے کہ لفظ حرام کے معنی فعل حرام نہیں بلکہ محترم کے ہیں۔ جیسے مجد الحرام اور بیت الحرام۔ لہذا ولد الحرام سے مراد ولد محترم ہے اور معنی یہ ہیں کہ آپ بڑے ولد محترم ہیں تو یقیناً کوئی اہل الفاف کسی بزرگ کے حق میں اس تاویل کی رو سے لفظ ولد الحرام بولنے کا قطعاً جائز نہیں رکھے گا اور ان کلمات کو بر بنائے عرف و محاورات اہل زبان کلمات توہین ہی قرار دے گا۔

لہذا ہم ناظرین کرام سے درخواست کریں گے کہ وہ علماء دیوبند کی توہین آمیز عبارات پڑھتے وقت اس اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ دیکھیں کہ عرف و محاورہ کے اعتبار سے اس عبارت میں توہین ہے یا نہیں۔

توہین رسول اللہ ﷺ میں قائل کی نیت کا اعتبار نہیں ہوتا

ناظرین کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ توہینی عبارات پڑھتے ہوئے یہ خیال بھی دل میں نہ لائیں کہ قائل کی نیت توہین کی ہے یا نہیں؟ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین آمیز الفاظ بولنے وقت نیت کا اعتبار نہیں ہوتا اور کلمہ توہین بہر صورت توہین ہی قرار پاتا ہے بشرطیکہ قائل کو یہ علم ہو جائے کہ یہ کلمہ کلمہ توہین ہے یا یہ کلمہ توہین کا سبب ہو سکتا ہے تو ایسی صورت میں بغیر نیت توہین کے بھی اس کلمہ کا بولنا یقیناً موجب توہین ہوگا۔ دیکھئے صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہ نیت تعظیم راغنا کہہ کر خطاب کیا کرتے تھے لیکن یہ ہودی چونکہ اس کلمہ کو حضور کے حق میں بہ نیت توہین استعمال کرتے تھے یا ادنیٰ القرب سے اس کو کلمہ توہین بنا لیتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو راغنا کہنے سے منع کر دیا۔ اور اس حکم کے بعد اس کلمہ کا حضور کے حق میں بولنا توہین اور موجب عذاب الیم قرار دے دیا معلوم ہوا کہ انہائے زمانہ کی رکیک تاویلوں سے ساحت نبوت بہت بلند و بالا ہے

اور لوگوں کی من گھڑت تاویلات ان کو توہین کے جرم عظیم سے نہیں بچا سکتی۔ جیسا کہ ہم اس سے پہلے مولوی نور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی کی تصریحات اسی اعتراض کے جواب میں نقل کر چکے ہیں۔

توہین کا دار و مدار واقعیت پر نہیں ہوتا | بعض لوگ توہین کو واقعیت پر بعض لوگ توہین کو واقعیت سمجھتے ہیں، حالانکہ توہین واقعیت کا تعلق الفاظ و عبارات سے ہوتا ہے بسا اوقات کسی واقعہ کو اجمال کے ساتھ کہنا موجب توہین نہیں ہوتا لیکن اسی امر واقعہ میں بعض تفصیلات کا آجانا توہین کا سبب ہو جاتا ہے۔ اگرچہ ان تفصیلات کا بیان واقعہ کے مطابق بھی کیوں نہ ہو۔ ملاحظہ فرمائیے (شرح فقہ اکبر مطبوعہ مجتہبی ص ۴۲ بار سوم ۱۹۰۷ء میں ہے)

عالم میں کوئی شے ایسی نہیں جس کے ساتھ ارادہ الہیہ متعلق نہ ہو اور اس بنا پر اگر یہ کہہ دیا جائے کہ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مراد (یعنی ارادہ کی ہوئی) ہے تو اس میں کوئی توہین نہیں لیکن اگر اسی واقعہ کو اس تفصیل سے کہا جائے کہ ظلم، چوری، شراب خوری اللہ تعالیٰ کی مراد ہے تو اگرچہ یہ کلام واقعہ کے مطابق ہے لیکن ظلم و فسق وغیرہ کی تفصیلات آجانے کے باعث خلاف ادب اور توہین آمیز ہو گیا۔ اسی طرح بدیل آیہ قرآنیہ اللہ خالق کل شئی یہ کہنا بالکل جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شے کا خالق ہے۔ لیکن اللہ خالق القادورات وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ گندگیوں اور دوسری بری چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ کہنا جائز نہیں کہ ذیل اور زویل اشیاء کی تفصیل ایہام کفر کی وجہ سے یقیناً موجب توہین ہے۔ (ملفوظاً)

ملاحظہ فرمائیے رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیان کی روشنی میں ہمارے ناظرین کرام پر مولوی شرف علی صاحب تھانوی کی عبارت حفظ الایمان کا توہین آمیز ہونا بخوبی واضح ہو گیا ہوگا

۱۔ خود مولوی شرف علی صاحب تھانوی نے بواور النوادر میں بھی یہی لکھا ہے ”اسی لئے حق تعالیٰ کو خالق کل شئی کہنا درست ہے اور خالق الکلاب والخنایر (کتوں اور سوروں کا خالق) کہنا بے ادبی ہے“۔ بواور النوادر جلد ۲۰۹ ص ۲۰۹۔

اور تھانوی صاحب نے اپنی عبارت کی تائید کے لئے شرح مواقف کی عبارت سے استدلال کیا ہے۔ اس کا بے سود ہونا بھی اہل علم نے اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر بالفرض تسلیم بھی کر لیا جائے کہ بعض علم غیب حیوانات و بہائم اور پاگلوں کو ہوتا ہے تب بھی مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی طرح یہ کہنا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بعض علم غیب مانا جائے تو ایسا علم غیب تو ہر زید و عمر اور ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔ یقیناً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں موجب توہین ہوگا۔ کیوں کہ اس عبارت میں بچوں، پاگلوں، حیوانات اور بہائم کے الفاظ ایسے ہیں جن کی تصریح ہر اہل فہم کے نزدیک اس کلام میں ایسی صریح توہین پیدا کر رہی ہے جس کا انکار بجز معاند متعسف کے کوئی شخص نہیں کر سکتا۔ بخلاف عبارت شرح مواقف کے کہ اس میں بچوں، پاگلوں، جانوروں اور حیوانوں کی قطعاً کوئی تفصیل مذکور نہیں اور حقیقت یہ ہے کہ علماء دیوبند کی اکثر عبارات اسی نوعیت کی ہیں کہ ان میں کہیں چوہرے چھار کی تفصیل مذکور ہے کہیں شیطان الیعین کی۔ اس لئے ہمارے منقولہ بالا بیان کی روشنی میں علماء دیوبند کی ایسی تمام عبارات کا توہین آمیز ہونا روز روشن کی طرح ظاہر ہے اور ان میں جو تاویلات کی جاتی ہیں۔ ان سب کا لغو اور بے کار ہونا اظہر من الشمس ہے۔

تکفیر مسلمین

علماء اہلسنت پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے علماء دیوبند کو کافر کہا۔ رافضیوں، پیچروں، بابیوں، بھائیوں حتیٰ کہ ندویوں، کانگریسیوں، لیگیوں بلکہ تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا۔ گویا بریلی میں کفر کی مشین لگی ہوئی ہے جس کے نکلنے سے کوئی مسلمان نہیں بچ سکا۔ اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہا جائے کہ سب جانا کہ مذہبِ ہند عظیم کبھی مسلمان کو کافر نہ کہتا مسلمان کی شان نہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ مسلمان کو کافر کہنے کا وبال کافر کہنے والے پر عائد ہوتا ہے۔ میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ علماء بریلی یا ان کے ہم خیال کسی عالم نے آج تک کسی مسلمان کو کافر نہیں کہا۔ خصوصاً اعلیٰ حضرت مولانا محمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ العزیز تو مسئلہ تکفیر میں اس قدر محتاط واقع ہوئے تھے کہ امام الطائفہ مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کے بکثرت

اقوال کفریہ نقل کرنے کے باوجود لزوم و التزام کفر کے فرق کو ملحوظ رکھنے یا امام الطائفہ کی توہین مشہور ہونے کے باعث ازراہ احتیاط مولوی اسماعیل صاحب کی تکفیر سے کف سان فرمایا اگرچہ وہ شہرت اس درجہ کی نہ تھی کہ لسان کا موجب ہوسکے لیکن اعلیٰ حضرت نے احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

(ملاحظہ فرمائیے رالکوٹہ الشہابہ مطبوعہ اہل سنت و جماعت بریلی ص ۴۲)

حیرت ہے ایسے محتاط عالم دین پر تکفیر مسلمین کا الزام عائد کیا جاتا ہے۔

۵۔ بسوخت عقل ز حیرت کز این چہ بولعجبی است

۱۔ لزوم کفر کے معنی ہیں کفر کا لازم ہونا اور التزام کفر کے معنی ہیں کفر کو اپنے اوپر لازم کرنا بعض اوقات ایک کلام مستلزم کفر ہوتا ہے مگر قائل کو اس کا علم نہیں ہوتا یہ لزوم کفر ہے۔ مگر جب اُسے بتا دیا جائے کہ تیسرے اس کلام کو کفر لازم ہے اور وہ اس کے باوجود بھی اس پر اڑا رہے اور اپنے کلام میں لزوم کفر سے خبردار ہو کر بھی اُس سے رجوع نہ کرے تو التزام کفر ہوگا۔ مثال کے طور پر تقویۃ الایمان کی وہ عبارت سامنے رکھیجے جس میں مولوی اسماعیل صاحب دہلوی نے ہر چھوٹی بڑی مخلوق کو اللہ کی شان کے آگے چوہرے چھارے سے زیادہ ذلیل کہا ہے ظاہر ہے کہ چھوٹی مخلوق سے عام مخلوق اور بڑی مخلوق سے خاص مخلوق انبیاء علیہم السلام کے لئے مقربین محبوبان بارگاہِ انبوی کے معنی بلاتامل سمجھ میں آتے ہیں اور تمام بڑی مخلوق چوہرے چھارے سے زیادہ ذلیل ہونا مستلزم ہے انبیاء علیہم السلام کے اسی طرح ہونے کو الیاذ باللہ جو کفر صریح ہے لیکن اگر ہم حسن ظن سے کام لے کر یہ سمجھ لیں کہ امام الطائفہ اس سے بے خبر تھا تو یہ لزوم کفر ہوگا اور جب اُسے خبردار کر دیا جائے کہ تیسرا یہ کلام کفر کو مستلزم ہے مگر وہ اس کے باوجود بھی اپنے اس قول سے رجوع نہ کرے تو یہ التزام کفر ہے امام الطائفہ کے متعلق تو تھوڑی دیر کے لئے ہم یہ تسلیم بھی کر سکتے ہیں کہ وہ اس لزوم کفر سے غافل تھا اور اُسے کسی نے متنبہ بھی نہیں کیا اس لئے یہ لزوم التزام کی حد تک نہیں پہنچا لیکن اس کے اتباع و اذنا ب بار بار تنبیہ کئے جانے کے باوجود بھی اس عبارت کو صحیح قرار دیتے ہیں ان کے حق میں کیسے کہا جائے کہ وہ التزام کفر سے بری ہیں۔

دراصل اس پر دیکھئے کہ جس نظریہ کے بارگاہ نبوت میں صریح گستاخیاں کیں۔ انہوں نے اپنی سیاہ کاریوں پر نقاب ڈالنے کیلئے اعلیٰ حضرت اور ان کے ہم خیال علماء کو کفر مسلین کا مجرم قرار دے کر بدنام کرنا شروع کر دیا تاکہ عوام کی توجہ بھی گستاخوں سے ہٹ کر اعلیٰ حضرت کی تکفیر کی طرف مبذول ہو جائے اور ہمارے مقاصد کی راہ میں کوئی چیز حائل نہ ہونے پائے لیکن باخبر لوگ پہلے بھی خبردار تھے اور اب بھی وہ اس حقیقت سے بے خبر نہیں۔

ہمارا مسلک مسئلہ تکفیر میں ہمارا مسلک ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ جو شخص بھی کلمہ کفر بول کر اپنے قول یا فعل سے التزام کفر کرنے کا توہم اس کی تکفیر میں شامل نہیں کریں گے۔ خواہ وہ دیوبندی ہو یا بریلوی، یگی ہو یا کانگریسی، نیچری ہو یا ندوی۔ اس بارے میں اپنے پرانے کا امتیاز کرنا اہل حق کا شیوہ نہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایک یگی نے کلمہ کفر بولا تو ساری یگی کافر ہو گئی یا ایک ندوی نے التزام کفر کیا تو معاذ اللہ سارے ندوی مرتد ہو گئے ہم تو بعض دیوبندیوں کی عبارات کفریہ کی بناء پر ہر سادہ دیوبند کو بھی کافر نہیں کہتے چہ جائیکہ تمام یگی اور سارے ندوی کافریوں۔ ہم اور ہمارے اکابر نے بار بار اعلان کیا کہ ہم کسی دیوبند یا لکھنؤ والے کو کافر نہیں کہتے ہمارے نزدیک صرف وہی لوگ کافر ہیں جنہوں نے معاذ اللہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و محبوبان ایزدی کی شان میں صریح گستاخیاں کیں اور باوجود تنبیہ شدید کے انہوں نے اپنی گستاخوں سے توبہ نہیں کی نیز وہ لوگ جو ان کی گستاخوں کو حق سمجھتے ہیں اور گستاخیاں کرنے والوں کو مومن اہل حق، اپنا مقتدا اور پیشوا مانتے ہیں اور بس۔ ان کے علاوہ ہم نے کسی مدعی اسلام کی تکفیر نہیں کی۔ ایسے لوگ جن کی ہم نے تکفیر کی ہے اور اگر ان کو تھولا جائے تو وہ بہت قلیل اور محدود افراد ہیں ان کے علاوہ نہ کوئی دیوبند کافر ہے نہ والا کافر ہے نہ بریلی کا، نہ یگی اور نہ ندوی۔ ہم سب مسلمانوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔

مفتیان دیوبند بھی اپنے اکابر علماء دیوبند کی عرب و عجم کے علماء اہل سنت عبارات متنازعہ کو عبارات کفریہ سمجھتے ہیں | نے جو علماء دیوبند کی توبہ آمیز

عبارات پر تکفیر فرمائی اگر آپ سچ پوچھیں تو مفتیان دیوبند کے نزدیک بھی وہ تکفیر حق ہے اور علماء دیوبند اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان عبارات میں کفر صریح موجود ہے لیکن محض اس لئے کہ وہ ان کے اپنے مقتداؤں اور پیشواؤں کی عبارات میں تکفیر نہیں کرتے اور اگر مفتیان دیوبند سے ان ہی کے پیشواؤں کی کسی ایسی عبارت کو کچھ کفر قوی طلب کیا جائے جس کے متعلق آپ علم نہ ہو کہ یہ ہمارے بڑوں کی عبارت ہے تو وہ اس عبارت کے لکھنے والے پر بے دھڑک کفر کا فتویٰ صادر فرما دیتے ہیں۔ پھر جب انہیں بتایا جائے کہ جس عبارت پر آپ نے کفر کا فتویٰ دیا ہے تو آپ کے فلاں دیوبندی مقتدا کا قول ہے تو پھر بجز ذلت آمیز سکوت کے کوئی جواب نہیں بن پڑتا۔ اس کی بہت سی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ سردست ہم ایک تازہ مثال ناظرین کرام کی ضیافت طبع کیلئے پیش کرتے ہیں اور وہ یہ کہ ایک دیوبندی العقیدہ مولوی صاحب نے جو مؤذنت کا شکار ہو چکے ہیں، مودودی صاحب کو دیوبندیوں کے عائد کردہ الزامات تو ہیں سے بری الذمہ ثابت کرنے کے لئے مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند کی ایک عبارت ان کی کتاب تصنیف العقائد سے نقل کر کے دیوبند بھیجی اور اس پر فتویٰ طلب کیا۔ مگر یہ نہ بتایا کہ یہ کس کی عبارت ہے تو دیوبند کے مفتی صاحب نے اس عبارت پر بے دھڑک کفر کا فتویٰ صادر فرما دیا۔

ملاحظہ فرمائیے: اشتہار بعنوان دارالعلوم دیوبند کے مفتی کا مولانا محمد قاسم نانوتوی پر فتویٰ کفر

یہ فتویٰ دیوبندیوں کے گلے میں پھیلی کے کانٹے کی طرح پھنس کر رہ گیا۔

دارالافتاء دیوبند کی طرف سے جو فتویٰ موصول ہوا ہے وہ درج ذیل ہے۔

مولانا محمد قاسم صاحب دارالعلوم دیوبند کی عبارت:

درود صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے ہر قسم کا حکم یکساں نہیں۔ ہر قسم

سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں بالجلہ علی العموم کذب کو منافی شان

نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی

سے معصوم ہیں۔ خالی غلطی سے نہیں ہے۔

فتویٰ ۴۸۶ الجواب

انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں ان کو مرتکب معاصی سمجھنا العیاذ باللہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ نہیں اس کی وہ تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات پڑھنا جائز بھی نہیں۔

فقط واللہ اعلم

سید احمد سعید نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

جواب صحیح ہے۔ ایسے عقیدے والا کافر ہے۔ جب تک وہ تہدید ایمان اور تہدید نکاح نہ کرے اس سے قطع تعلق کریں۔

مسعود احمد عفی اللہ عنہ

المشیر محمد علی نقشبندی ناظم مکتبہ اسلامی نودھراں۔ ضلع ملتان

ناظرین کرام! غور فرمائیں کہ دیوبند سے مولوی قاسم صاحب پر یہ فتویٰ کفر منگو کر اشتہار میں چھاپنے والا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی اور اکابر علماء دیوبند کا معتقد اور ان کو اپنا معتقد و پیشوا ماننے والا ہے مگر مودودی ہونے کی وجہ سے اس نے مودودی صاحب کے مخالفین علماء دیوبند کو نیچا دکھانے کیلئے اور مودودی صاحب پر علماء دیوبند کے صادر کردہ ہونے فتوؤں کو غلط ثابت کرنے کیلئے یہ چال چلی۔ اگرچہ مشہر دیوبندی العقیدہ ہونے کی وجہ سے مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی ہائی مدرسہ دیوبند پر مفتی دیوبند کے اس فتویٰ کفر کو صحیح تسلیم نہیں کرتا۔ لیکن ہمارے ناظرین کرام پر اس فتویٰ کو پڑھ کر یہ حقیقت بخوبی واضح ہوگئی کہ مفتیان دیوبند کی نظر میں علماء دیوبند کی عبارات کفریہ یقیناً کفریہ ہیں لیکن چونکہ وہ اپنے معتقد اور پیشوا ہیں اس لئے ان کی عبارات کے سامنے خدا اور رسول کے احکام کی کچھ وقعت نہیں۔

اہل سنت پر پیر پرستی کا الزام لگانے والے ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ اس سے بڑھ کر ہی کوئی پیر پرستی ہو سکتی ہے کہ خدا اور رسول سے بڑھ کر اپنے پیروں

اور پیشواؤں کو بڑھا دیا جائے اہل الغفاف کے نزدیک فی زمانہ یہی لوگ آیہ کریمہ —
لَا تَتَّبِعُوا آراءَ بَنِي آدَمَ دون اللہ کے صحیح مصداق ہیں۔ یعنی وہ لوگ جنہوں نے اپنے
امبار و رہبان و عالوں اور درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنالیا ہے اور وہ اس طرح
کہ ایک بات کوئی دوسرا کہے تو اسے کافر بنا ڈالیں اور وہی بات ان کے علماء اور پیشوا بھی
توپکے مومن رہیں۔ العیاذ باللہ والی اللہ الشکی۔

مسلمانوں کو کافر کہنے والا کون ہے؟

ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے: تقویۃ الایمان ص ۴، بلقۃ الیمران ص ۴

ان دونوں کتابوں میں ایسی عبارتیں اور فتوے درج کئے گئے ہیں جن کی رو سے
عہد صحابہ سے لے کر قیامت تک پیدا ہونے والا کوئی مسلمان بھی کفر و شرک سے نہیں نکلا
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا قائل حاضر و ناظر ہونے کا معتقد امور خارجہ للعدالت میں
بزرگان دین کے تصرفات کا ماننے والا، یا رسول اللہ کہنے والا، بزرگان دین کی تعظیم بجالانے
والا، مجلس میلاد شریف میں قیام تعظیمی اور اولیاء کرام کو ایصال ثواب کرنے والا۔ غرض ہر وہ
مسلمان جو ان لوگوں کے مسلک کے خلاف ہو معاذ اللہ کافر و مشرک، بدعتی، گمراہ، ملحد اور بے دین ہے ناظرین کرام غور
فرمائیں کہ اس قسم کے فتوؤں سے کون سا مہمان بچ سکتا ہے تب سے خود تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک کہیں اور بہت پرانے زمانے میں اللہ الشکی
افضیت و اصالت مصطفویہ ص ۱۴۸ اظہار کمالات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے
بارے میں علماء امت کا ہمیشہ مسلک

رہا کہ جب انہوں نے کسی فرد مخلوق میں کوئی ایسا کمال پایا جو از روئے دلیل بہریت مخصوصہ
اس کے ساتھ مختص نہیں تو اس کمال کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس بنا پر تسلیم کر لیا
کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کے وجود اور اس کے ہر کمال کی اصل ہیں۔ جو کمال اصل میں
نہ ہو فرج میں نہیں ہو سکتا۔ لہذا فرج میں ایک کمال کا پایا جانا اس امر کی روشن دلیل ہے
کہ اصل میں یہ کمال ضرور ہے اور اس میں شک نہیں کہ یہ اصول بالکل صحیح ہے معمولی سمجھ
رکنے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ جب فرج کا ہر کمال اصل سے مستفاد ہے تو یہ کیسے

ہو سکتا ہے کہ ایک کمال فرخ میں ہو اور اصل میں نہ ہو۔

بخلاف عیب کے یعنی یہ ضروری نہیں کہ فرخ کا عیب اصل کے عیب کی دلیل بن جائے ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ ہرے بھرے درخت کی بعض ٹہنیاں سوکھ جاتی ہیں۔ مگر جڑ تر و تازہ رہتی ہے اس لئے کہ اگر جڑ ہی خشک ہو جاتی تو اس کی ایک شاخ بھی سرسبز اور شاداب ہوں تو معلوم ہوا کہ جڑ تر و تازہ ہے اور یہ چند شاخیں جو مرجھا کر خشک ہو گئی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اندرونی اور باطنی طور پر ان کا تعلق اصل سے ٹوٹ گیا ہے یہ صحیح ہے کہ بعض اوقات فرخ کا عیب اصل کی طرف منسوب ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ اسی وقت ہوتا ہے جب اصل میں عیب پایا جائے اور جب اصل کا بے عیب ہونا دلیل سے ثابت ہو تو پھر فرخ کا کوئی عیب اصل کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا اور اس میں شک نہیں کہ اصل کائنات یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بے عیب ہونا دلیل سے ثابت ہے خود نام پاک محمد ہی اس کی دلیل ہے کیوں کہ لفظ ”محمد“ کے معنی ہیں بار بار تکرار کیا ہوا اور ظاہر ہے نقص و عیب مذمت کا موجب ہے نہ کہ تکرار کا۔ لہذا واضح ہو گیا۔ موجودات ممکنہ کے عیوب و نقائص اصل ممکنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے بلکہ ان کا اصل عیب یہی ہے کہ وہ باطنی اور معنوی طور پر اپنی اصل سے منقطع ہو کر اس کے فیوض و برکات سے محروم ہو گئے۔

علیٰ ہذا القیاس ہم کہہ سکتے ہیں کہ موجودات عالم کا ہر کمال کمال محمدی کی دلیل ہے مگر کسی عالم فرد کا عیب معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عیب کی دلیل نہیں ہو سکتا، کیوں کہ جس فرد میں عیب پایا جاتا ہے درحقیقت وہ اندرونی اور باطنی طور پر اصل کائنات یعنی روحانیت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے منقطع ہو چکا ہے گویا اصل سے کٹ جانا ہی عیب ہے۔

اسی اصول کے مطابق حضرت مولانا محمد عبد السمیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ، مصنف انوار ساطعہ نے تحریر فرمایا تھا کہ ”جب چاند سورج کی چمک دمک تمام روئے زمین پر پائی جاتی ہے اور شیطان و ملک الموت تمام محیط زمین پر موجود رہتے ہیں۔ بنی آدم کو دیکھتے

اور ان کے احوال کو جانتے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی روحانیت و نورانیت کے ساتھ بیک وقت بہت سے مقامات پر تمام روئے زمین میں رونق افروز ہونا اور اس کا علم رکھنا کس طرح کفر و شرک ہو سکتا ہے۔

ظاہر ہے کہ مولانا محمد عبد السمیع رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کلام تو اسی اصل مذکور پر مبنی تھا لیکن مولوی انیسٹوی صاحب جب انوار ساطعہ کے رد میں براہین قاطعہ لکھنے بیٹھے تو انہوں نے اپنی بلاغت طبع کے باعث انوار ساطعہ میں لکھ دیے ہوئے حضور کے اس کمال کو حضور کے وصف اصالت کی بجائے اسے افضلیت پر مبنی سمجھ لیا۔ یعنی مولوی انیسٹوی صاحب نے یہ سمجھا کہ صاحب انوار ساطعہ نے جو شیطان و ملک الموت کے ہر جگہ موجود ہونے اور روئے زمین کی اشیاء کا عالم ہونے کو بیان کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر جگہ موجود ہونے اور روئے زمین کے علوم سے متصف ہونے کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کیا ہے۔ اس کا مبنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت محض ہے۔ انیسٹوی صاحب نے اپنی غلط فہمی سے بزرع خود ایک بنیاد فاسد قائم کر دی اور اس پر مفاسد کی تعمیر کرتے چلے گئے۔ چنانچہ اسی بناء الفاسد علی الفاسد کے سلسلے میں وہ تحریر فرماتے ہیں۔

اعلیٰ علیین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ۔ (دراہن قاطعہ ص ۵۷)۔

بریں عقل و دانش بیا بدگریت

انیسٹوی جی ! آپ سے کس نے کہہ دیا کہ صاحب انوار ساطعہ نے ملک الموت سے محض افضل ہونے کی وجہ سے حضور کا علم ملک الموت سے زیادہ تسلیم کیا ہے صاحب انوار ساطعہ یا کبھی سنی عالم نے بھی افضلیت محض کو زیادتی علم کی دلیل نہیں بنایا۔ ہم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اصالت کو حضور کی اعلیت کی دلیل قرار دیتے ہیں۔ اور اگر بالفرض کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کو حضور کی اعلیت کی دلیل بنایا بھی ہو تو اس سے افضلیت محض سمجھنا انتہائی حماقت ہے کیوں کہ حضور کی افضلیت حضور کے ساتھ

مخصوص ہے۔ جس کا تحقق اصالت کے بغیر ناممکن ہے۔

ہمارے اس بیان کی روشنی میں مخالفین کا ان تمام حوالجات کو پیش کرنا بے سود ہو گیا۔ جن سے وہ ثابت کیا کرتے ہیں کہ افضلیت کو اعلیت مستلزم نہیں۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت نضر علیہ السلام سے افضل ہیں لیکن بعض علوم حضرت نضر علیہ السلام کیلئے حاصل ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے ان کا حصول ثابت نہیں وغیرہ وغیرہ۔

مخالفین نے ابھی تک اس حقیقت کو سمجھا ہی نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت پر دوسروں کی افضلیت کا قیاس کرنا درست نہیں۔ اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اصل کائنات ہیں اور یہ وصف اصالت عامہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کو نہیں ملا۔ بنا بریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت میں اعلیت کو مستلزم ہوگی اور حضور کے علاوہ کسی دوسرے کی افضلیت میں اعلیت کا استلزام نہ ہوگا۔

اس بات کی تائید و تصدیق کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل اور سب انبیاء کے خاتم ہیں۔ نیز یہ کہ تمام انبیاء علیہم السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد حاصل کرتے ہیں۔ شیخ ابومحمی الدین ابن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول سے ہوتی ہے جو شیخ رضی اللہ عنہ نے باب ۳۹۱ کے علوم میں ارشاد فرمایا ہے کہ مخلوق کا کوئی فرد دنیا اور آخرت کا کوئی علم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بالذات (روحانیت) کے بغیر کسی ذریعہ سے حاصل نہیں کر سکتا۔ برابر کے کہ انبیاء متقدمین میں یا وہ علماء ہوں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بدست سے متاخرین ہیں۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے اولین و آخرین کے تمام علوم عطا کئے گئے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ ہم آخرین میں سے ہیں۔ پھر سبہا کوئی علم بلا واسطہ روحانیت محمدیہ کیونکر حاصل ہو سکتا ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان علوم کے حکم میں تعیم فرمائی۔ لہذا یہ حکم ہر قسم کے علوم کو شامل ہے۔ خواہ وہ علم منقول و معقول ہو یا مفہوم و مہبوب۔ لہذا ہر مسلمان کو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ بواسطہ نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کرے کیونکہ

ایک دم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں علی الاطلاق سب سے زیادہ علم والا ہے۔ (الواقیت والجاہر جلد ۲ ص ۳۹ مطبوعہ مصر)

بعض علوم کو برائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ سے اس کی نفی کرنا بدترین چپا اور بارگاہ نبوت سے کھلی عداوت ہے

دیوبندی حضرات اہانت کے مواخذہ سے تنگ آکر یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے وہی علوم مانتے ہیں جو نبوت و رسالت سے متعلق اور حضور کی شان کے لائق ہیں، غیر مزموری علوم اور نجاستوں، غلاظتوں، مکر و فریب، چوری و دغا بازی، منکرات و گمراہی کے طریقوں اور ان تفصیلات کا بُرا اور مذموم علم اور شیطانی علوم کو حضور کے لئے ثابت کرنا حضور کے حق میں عیب ہے جس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک ہونا ضروری ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ علم کا مقابل جہل ہے اور جہل فی نفسہ نقص و عیب ہے تو لامحالہ علم فی نفسہ حسن و کمال ہوگا۔ دیکھئے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر فتح العزیز میں اقام فرماتے ہیں۔

”وہاں جا باید دانست کہ علم فی نفسہ مذموم نیست ہر چونکہ باشد ترجمہ : یہاں جانا چاہیے کہ علم جیسا بھی ہو فی نفسہ بُرا نہیں ہوتا۔

اس کے بعد شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان اسباب کا تفصیلی بیان فرمایا ہے جن کی وجہ سے کسی علم میں بُرائی آسکتی ہے۔ جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

۱۔ توقع ضرر۔

۲۔ استداد عالم کا قصور۔

۳۔ علوم شرعیہ میں بے جا غور کرنا۔

ہمارے ناظرین کرام عقل و انصاف کی روشنی میں اتنی بات بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ

حضرت شاہ صاحب کے بیان فرمودہ تینوں سببوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں پایا جانا ممکن نہیں۔ کیوں کہ عصمتِ الہیہ کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ضرر کی توقع نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی استعدادِ مقدسہ میں قصور کا پایا جانا بھی محال ہے۔ علیٰ ہذا القیاس؛ امور شرعیہ میں بے جا غور و فکر کرنا بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قطعاً ناممکن ہے ورنہ علوم شرعیہ بھی معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں مذموم ہو جائیں گے۔ معلوم ہوا جن اسباب خارجہ کی وجہ سے کسی علم میں برائی پیدا ہو سکتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ان کا پایا جانا ممکن نہیں۔ لہذا ثابت ہو گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواہ کیا ہی علم کیوں نہ ہو وہ حضور کے حق میں برا نہیں ہو سکتا اور اگر ہم انہیں بند کر کے تسلیم ہی کر لیں کہ بعض علوم فی نفسہ بُرے ہوتے ہیں تو میں عرض کر دوں گا جو چیز فی نفسہ بری اور مذموم ہو وہ عیب ہے اور عیب صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں محال ہے نہ صرف محال بلکہ محال عقلی اور متنع لذاتہ ہے۔ لہذا ایسے علم کو جو فی نفسہ بُرا ہو اور حضور کے حق میں اس کا ہونا عیب قرار پائے۔ اُسے اللہ تعالیٰ کے لئے بھی ثابت کرنا ناممکن ہو گا کیوں کہ صفتِ ذمیمہ کا اثبات حقیقتہً عیب لگانا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے تو بُرے علم سے بھی پاک ہونا اس کیلئے یقیناً واجب ہو گا۔ جو چیز فی نفسہ، بندوں کے حق میں عیب ہو اللہ تعالیٰ کا اس سے منزہ ہونا ضروری ہے دیکھئے کذب، جہل، ظلم، سفاکیت وغیرہ امور فی نفسہ جس طرح بندوں کے حق میں عیب ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حق میں بھی عیب ہیں اور اللہ تعالیٰ کا اُن سے پاک ہونا ضروری ہے اسی لئے مسامحہ جز ثانی ص ۴۰ مطبوعہ مصر میں علامہ کمال ابن ابی شریف ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں۔

”ہم کہیں گے کہ اشعری اور ان کے علاوہ (تمام اہل سنت) اس بات پر متفق ہیں کہ ہر وہ چیز جو فی نفسہ (بندوں کے حق میں عیب اور نقص کی صفت ہو) اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے اور وہ صفت نقص اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔“

ایسی صورت میں حضرات علماء دیوبند سے مخلصانہ استفسار ہے کہ جب آپ اللہ تعالیٰ کو ہر عیب سے پاک سمجھتے ہیں تو کیا اس کی ذات مقدسہ سے ان تمام علوم کی نفی کریں گے جنہیں نجاست و غلاظت، مکر و فریب کا علم اور شیطانی علوم کہہ کر بُرا اور مذموم قرار دیا گیا ہے۔ اگر نہیں تو کیا اللہ تعالیٰ کو آپ عیوب و نقائص سے مبرا نہیں مانتے۔

حیرت ہے کہ جن لوگوں کی عبارات تو ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوث ہیں۔ اس مسئلے میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر حد سے زائد محبت کس طرح ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ کی تنزیہ سے بھی اُن کے نزدیک حضور کی تقدیس زیادہ اہم اور ضروری قرار پائی۔ فی اللعجب۔

درحقیقت یہ بھی عداوتِ رسول کا ایک بین ثبوت ہے کیوں کہ قاعدہ ہے کہ اگر کسی اچھی چیز سے کسی کو برائے عداوت محروم رکھنا ہو تو اس چیز کو بُرا اور مذموم کہہ دیا جاتا ہے تاکہ دوسروں پر یہ ظاہر کیا جائے کہ ہم اس شخص کی محبت و خیر خواہی کی بنا پر اس بُری چیز سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں لیکن حقیقتہً عداوت کی وجہ سے اس کو ایک اچھی اور مفید چیز سے محفوظ رکھنا مقصود ہوتا ہے۔ بالکل یہی صورت حال یہاں ہے کہ بُری چیزوں کے فی نفسہ (علم کو) دجوین کمال ہے (نقص و عیب قرار دے دیا گیا تاکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت نہ ہو سکے۔) العیاذ باللہ والیہ المشتکی۔

ایک کثیر الوقوع شبہ کا ازالہ | بعض لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ علماء دیوبند نے دین کی بہت خدمت کی۔ سنی کٹر علماء اُن سے پیدا ہوئے۔ انہوں نے بے شمار کتابیں لکھیں۔ ان میں بہت سے لوگ پری شریعتی کرتے ہیں اور ان میں عابد و زاہد بھی پائے جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریروں اور تقریروں سے دین کی بہت کچھ تبلیغ و اشاعت کی۔ ایسی صورت میں ذہن اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی شان میں توہین آمیز عبارات لکھی ہوں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس قسم کے لوگوں سے توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کامرز ہو جانا عقلاً یا شرعاً کسی طرح بھی محال نہیں۔ بلعم بن باعور کتنا بڑا عابد و زاہد اور متحاب الدعوات تھا۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مخالفت اور ان کی امانت کا ترک ہو کر و لکنہ اخلا الی الارض کا مصداق بن گیا اور ہمیشہ کیلئے قعر مذلت میں گر گیا۔

شیطان کا عابد و زاہد اور عالم و عارف ہونا سب کو معلوم ہے جب وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی توہین کر کے زندہ درگاہ ہو گیا تو دوسروں کیلئے تو بین رسول کا ارتکاب کیوں کر ناممکن قرار پاسکتا ہے۔

خوارج و معتزلہ اور دیگر فرق باطلہ کے علمی و عملی کارنامے اگر تاریخ کی روشنی میں دیکھے جائیں تو اس زمانہ کے حضرات مذکورین سے ان کے علم و عمل کا پلہ کہیں بھاری تھا۔ ان کی مذمومہ و مبنی خدمات تدریس و تبلیغ تصنیف و تالیف کے مقابلے میں انہماک زمانہ کی خدمت اور کارگزاریاں ذرہ بے مقدار کی حیثیت بھی نہیں رکھتیں۔ لیکن ان کے یہ تمام علمی اور عملی کارنامے ان کو قعر ضلالت سے بچانہ سکے۔ رہی خدمت و حمایت دین تو اس کیلئے ضروری نہیں کہ اہل حق ہی کے ذریعے ہو بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی تائید فرماؤں اور فاجروں سے بھی کرا لیتا ہے۔

چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے۔

ان الله یؤید هذا الدین بالرجل الفاجر۔

لہذا اعانت و حمایت دین اور ظاہری علم و عمل کے پائے جانے سے ہرگز یہ نہیں آتا کہ ایسے لوگ فی الواقع اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور محبوب ہوں۔

کفر و شرک و بدعت

اگر غور سے دیکھا جائے تو ان حضرات کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے تمام امت مسلمہ کو کافر و مشرک اور بدعتی بنا ڈالا۔ مثلاً یا رسول اللہ کہنا، شرک، اولیاد کرام کی نذر دغوی، شرک، مزارات اولیاد پر جاناکفر، میلاد بدعت و عرس حرام، گیارہویں شرک، اذان میں حضور پاک کا نام سن کر انگوٹھے چومنا بدعت الغرض کفر و شرک کی ایسی بھرمار کی کہ ہر سے دوسرے تو کیا پختہ خود بھی محفوظ نہ رہ سکے۔ اس مختصر رسالہ میں تفصیل کی تو گنجائش

اس البتہ اجمالاً اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ منصوص قطعی کا انکار کفر ہے۔ غیر خدا کو خدا ماننا بالذات کوئی صفت کسی غیر کے لیے ثابت کرنا شرک ہے اور دین میں ایسی چیز پیدا کرنا جس کی اصل دین تین میں نہ پائی جائے بدعت ہے۔ یعنی ہر وہ چیز جو کسی دلیل شرعی کے معارض ہو بدعت شرعیہ ہے۔

یہ عرس و میلاد و دیگر اعمال مستحسنہ جنہیں کفر و شرک اور بدعت قرار دیا جاتا ہے یقیناً امور مستحبہ ہیں۔ الحمد للہ! آج تک کوئی منکر ان امور میں سے کسی امر کو نہ کسی نفس قطعی کے خلاف ثابت کر کے ان کے کفر ہونے پر استدلال کر سکا البتہ اتنی بات ضروری جاتی ہے کہ جس طریقہ سے تم یہ کام کرتے ہو اسی طرح خیر القرون میں یہ کام بھی نہ نہیں کئے لہذا یہ سب امور بدعت ہیں اس کے جواب میں تحقیق و تفصیل تو انشاء اللہ دوسرے رسالہ میں ہریمہ ناظرین ہوگی۔ سر دست اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ اگر ان امور کی ہیئت کذابیہ کی تفصیلات قرون اولیٰ میں نہیں پائی گئیں تو صرف اس وجہ سے ان کو بدعت کہنا ہرگز درست نہیں ہو سکتا۔ دیکھئے قرآن مجید کی تیس پاروں کی تقسیم اعراب، قرآن، جمع احادیث، بناء مدارس، تعلیم دین پر اجرت لینا اولاد و اعمال مشائخ وغیرہ بے شمار کام ایسے ہیں کہ خیر القرون میں ان کا وجود نہیں پایا گیا۔ لیکن علماء دیوبند بھی انہیں بدعت نہیں کہتے معلوم ہوا کہ یہ بات قطعاً غلط اور ناقابل قبول ہے۔

اسی طرح کوئی منکر کسی حجت شرعیہ سے ان امور کے اعتقاد یا عمل کا شرک ہونا بھی ثابت نہ کر سکا۔ شرک کے متعلق ہمارے ناظرین کرام یہ بات ضرور یاد رکھیں کہ شرک توحید کا مقابل ہے اور مسئلہ توحید واجب عقلی ہے لہذا شرک لامحالہ اعتقاد امر مستغنی لذاتہ کا نام ہوگا۔

ظاہر ہے کہ تصرفات بنیاد و اولیاء علیہم السلام اور ان کے باقی کمالات علیہ و علیہ سب متقید بالعطاء و باذن اللہ ہیں اور یہ امر بھی روز روشن کی طرح واضح ہے کہ عطا الہی اور ان خداوندی کے ساتھ اللہ کے کسی محبوب کے لئے علمی یا عملی کمالات و تصرفات کا ہونا

ہرگز متنع لذاتہ نہیں اس لئے اذن و عطاء کی قید کے ساتھ ان کا اعتقاد کسی طرح مشرک نہیں ہو سکتا۔ البتہ الوہیت اور وجوب وجود اور غنا ذاتی ایسے امور ہیں جن کی عطا متنع لذاتہ ہے اس لئے جو شخص کسی کے حق میں ان امور میں سے کسی امر کی عطاء کا اعتقاد رکھے گا وہ یقیناً مشرک ہوگا جیسا کہ مشرکین عرب اپنے آلہ باطلہ کے حق میں اسی قسم کا اعتقاد رکھتے تھے اور کسی مسلمان کا کسی غیر اللہ کے حق میں ہرگز یہ اعتقاد نہیں۔ الحمد للہ اس مختصر بیان سے اہل علم پر مخالفین کے وہ تمام مکر و فریب آشکارا ہو گئے جن میں بعض حضرات مبتلا ہو جاتے ہیں۔ (دوللہ الحجۃ المبالغہ)

انصاف کیجئے جو دیوبندی حضرات علماء دیوبند کی صریح توہینی عبارتوں میں توہین نہیں مانتے ان کی خدمت میں خلعہ مانہ گذارش ہے کہ آپ کے علماء کی عبارات کے مقابلے میں مودودی صاحب کی وہ عبارتیں توہین کے مفہوم سے بہت دور ہیں جن سے خود آپ کے علماء دیوبند نے توہین کا مفہوم نکال کر مودودی صاحب پر الزامات توہین عائد کئے ہیں۔ اگرچہ ہمارے نزدیک دونوں میں کوئی فرق نہیں لیکن عبارات میں صراحت و وضاحت توہین کے بین تفاوت کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ ہم مودودی صاحب کی ان عبارات میں سے صرف ایک عبارت بلا تشریح تحریر کرتے ہیں جس کی بناء پر علماء دیوبند نے مودودی صاحب کو توہین خدا و رسول کا مجرم گردانا ہے اسی طرح اس عبارت کے مقابلے میں تین عبارتیں اکابر علماء دیوبند کی بھی بلا تشریح تحریر کرتے ہیں جن سے علماء اہلسنت نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین سمجھی ہے اور یہ فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں کہ مفہوم توہین میں کس کی عبارت زیادہ واضح اور صریح ہے۔

مودودی صاحب کی وہ عبارت جس سے علماء دیوبند نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اخذ کر کے مودودی صاحب پر خدا اور رسول کی توہین کا الزام عائد کیا ہے۔

یہ حضور کو اپنے زمانے میں یہ اندیشہ تھا کہ شاید دجال اپنے عہد میں ظاہر

ہو جائے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانے میں ظاہر ہو لیکن کیا سارے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت کر دیا کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا اب ان چیزوں کو اس طرح نقل و روایت کے جانا کہ گویا یہ بھی اسلامی عقائد ہیں، نہ تو اسلام کی صحیح نمائندگی ہے اور نہ اسے حدیث ہی کا صحیح مفہوم کہا جاسکتا ہے جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں۔ اس قسم کے معاملات میں نبی کے قیاس و گمان کا درست نہ لکنا ہرگز منصفیت نبوت پر ظن کا موجب نہیں ہے۔ (ماخوذ از ترجمان القرآن)

رسالہ حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب۔ مولفہ مولوی احمدی صاحب امیر انجمن خدام الدین، دروازہ شیر نوالہ لاہور ص ۱۸
اب ملاحظہ ہوں اکابر علماء دیوبند کی وہ عبارات جن سے علماء اہلسنت نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین سمجھ کر ان پر توہین خدا اور رسول کا حکم لگایا ہے۔

۱۔ اور انسان خود مختار ہے، اچھے کام کریں یا نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کو پسند سے کوئی علم بھی نہیں ہوتا کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا اور آیت قرآنی جیسا کہ ولیعلم الذی وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ اس مذہب پر منطبق ہیں۔ (بلغۃ الحیران مضافہ مولوی حسین علی صاحب ص ۱۵۸)

۲۔ پھر دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں۔ ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔ (تصفیقہ العقائد ص ۲۵ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی)

۳۔ بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، خالی غلطی سے نہیں۔ (تصفیقہ العقائد ص ۲۵ مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند)

مودودی صاحب اور علماء دیوبند دونوں کی اصل عبارت بلا کم و کاست آپ کے سامنے موجود ہیں اگر آپ نے خوف خدا کو دل میں جگہ دے کر پوری دیانت داری سے بنظر انصاف غور فرمایا۔ تو آپ یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ مودودی صاحب کی عبارت کے مقابلہ میں علماء دیوبند کی عبارت مفہوم تو ہیں میں زیادہ صریح ہیں۔

دیوبندی حضرات کا علماء اہلسنت پر ایک اعتراض اور دیوبند عالم کی تحریر اس کا جواب

دیوبندی حضرات علماء اہلسنت پر اعتراض کرتے ہیں کہ علماء دیوبند پر اعتراض کرنے والے اُن کی عبارتوں کے سیاق و سباق کو نہیں دیکھتے جو فقرہ قابل اعتراض ہوتا ہے فقط اس کو پکڑ لیتے ہیں اور صرف اُسی فقرہ کے باعث علماء دیوبند پر طعن و تشنیع شروع کر دیتے ہیں۔

برادرانِ اسلام !

سیاق و سباق سے دیوبندی حضرات کی مراد یہ ہوتی ہے کہ اگلی پھلی عبارتوں کو دیکھ کر پھر اعتراض ہو تو کڑا چاہیے۔

جو ابابغرض ہے مودودی صاحب پر اعتراض کرنے والے دیوبندیوں پر بعینہ یہی اعتراض انہی الفاظ میں مودودیوں کی طرف سے آپ کے مولوی احمد علی صاحب دیوبندی نے اپنے رسالہ ”حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب“ کے صفحہ ۱ پر نقل کیا ہے اور اس کا جواب بھی اسی صفحہ پر دیا ہے ہم بعینہ وہی جواب نقل کر دیتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

”اگر دس سیر دودھ کسی کھلے منہ والے دیکھے میں ڈال دیا جائے اور اس دیکھ کے منہ پر ایک لکڑی رکھ کر ایک تا گا میں خنیر کی ایک بوٹی ایک تولہ کی اس لکڑی میں باندھ کر دودھ میں ڈکا دی جائے پھر کسی مسلمان کو اس دودھ میں سے پلایا جائے وہ کہے گا کہ میں اس دودھ سے ہرگز نہ پیوں گا کیوں کہ سب حرام ہو گیا ہے۔ پلانے والا کہے گا کہ بھائی دس سیر دودھ کے آٹھ

سو تولے ہوتے ہیں آپ فقط اس بوٹی کو کیوں دیکھتے ہیں دیکھئے اس بوٹی کے آگے پیچھے، دائیں بائیں اور اس کے پیچھے چار اپنچ کی گہرائی میں دودھ ہی دودھ ہے۔ وہ مسلمان ہی کہے گا کہ یہ سارا دودھ خنیر کی ایک بوٹی کے باعث حرام ہو گیا۔ یہی قصہ مودودی صاحب کی عبارتوں کا ہے جب مسلمان مودودی صاحب کا یہ لفظ پڑھے گا کہ خانہ کعبہ کے ہر طرف جہالت اور گندگی ہے اس کے بعد مودودی صاحب اس فقرہ سے توبہ کر کے اعلان نہیں کریں گے مسلمان کبھی نہیں راضی ہوں گے جب تک یہ خنیر کی بوٹی اس دودھ سے نہیں نکالیں گے۔“ (ص ۸۰، ۸۱)

پس دیوبندی حضرات یہی جواب سہاری طرف سے سمجھ لیں اور خوب یاد رکھیں کہ علماء دیوبند کی عبارت میں محبوبان حق تبارک و تعالیٰ کی ہزار تعریفیں ہوں مگر جب تک وہ توہین آمیز فقروں سے توبہ نہ کریں گے اہل سنت ان سے کبھی راضی نہیں ہوں گے۔

ایک بات قابل ذکر یہ ہے کہ بعض حضرات توہین آمیز عبارت کے صریح مفہوم کو چھپانے کیلئے علماء دیوبند کی وہ عبارت پیش کر دیتے ہیں جن میں انہوں نے توہین و تنقیص سے اپنی برأت ظاہر کی ہے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کے ساتھ عظمت شان نبوت کا اقرار کیا ہے اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ وہ عبارت انہیں قطعاً مفید نہیں جب تک ان کی کوئی ایسی عبارت نہ دکھائی جائے کہ ہم نے فلاں مقام پر جو توہین کی تھی اب اس سے ہم رجوع کرتے ہیں۔ مثلاً مولوی محمد قاسم صاحب ناٹو توئی نے ”تذییر الناس“ میں خاتم النبیینؐ کے معنی منقول متواتر آخر النبیینؐ، کو عوام کا خیال بتایا ہے۔ اب اگر ان کی دس بیس عبارتیں بھی اس مضمون کی پیش کر دی جائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں یا حضور علیہ السلام کے بعد مدعی نبوت کافر ہے تو اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا تا وقتیکہ مولوی محمد قاسم صاحب کا یہ قول نہ دکھایا جائے کہ میں نے جو خاتم النبیینؐ کے معنی منقول متواتر آخر النبیینؐ کا انکار کیا تھا اب میں اس سے توبہ کر کے رجوع کرتا ہوں۔ دیکھئے مرزائی لوگ مرزا غلام احمد کی برأت میں جو عبارتیں مرزا صاحب کی کتابوں سے

پیش کیا کرتے ہیں ان کے جواب میں مولوی مرتضیٰ حسن صاحب درجہنگی ناظم تعلیمات مدینہ دیوبند نے بھی یہی لکھا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

(اشد العذاب مطبوعہ مطبع مجتہبی جدید دہلی ص ۱۵۱ سطر ۱۶)

جو عبارات مرزا صاحب اور مرزائیوں کی بھی جاتی ہیں جب تک ان

مفہم سے صاف توبہ نہ دکھائیں یا توبہ نہ کریں تو ان کا کچھ اعتبار

نہیں۔

دیوبندیوں کی توہین آمیز عبارات کے اظہار کی ضرورت

بعض دیوبندی حضرات کہا کرتے ہیں کہ علماء دیوبند کی ان عبارات کے اظہار و اشاعت کی کیا ضرورت ہے؟ جن سے آپ لوگ توہین سمجھتے ہیں۔ اس زمانے میں ان عبارات کی اشاعت بلاوجہ شور و شر، فتنہ و فساد کا موجب ہے اور یہ بڑی بے انصافی ہے کہ علماء دیوبند کے ساتھ ثنائی مولیٰ جانے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ علماء دیوبند کی توہین عبارتوں کے اظہار کی وہی ضرورت ہے جو مولوی احمد علی صاحب کو مودودیوں کا پول کھولنے کیلئے پیش آئی کہ علماء دیوبند نے تمام مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف اللہ تعالیٰ اور اولیاء علیہم السلام کی مقدس شان میں وہ شدید اور ناقابل برداشت حملے کئے ہیں جنہیں کوئی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔ مولوھے احمد علی صاحب اس ضرورت کو حسب ذیل عبارت میں بیان کرتے ہیں۔

”کیا جب ڈاکو کسی کے گھر میں گھس آئے تو گھر والا ڈاکو سے مقابلہ کر کے اپنا مال اور اپنی جان نہ بچائے اور اگر مال اور جان بچانے کیلئے ڈاکو سے مقابلہ کرے تو پھر یہ کہنا صحیح ہے کہ گھر والا بڑا ہی بے انصاف ہے کہ ڈاکو سے لڑ رہا ہے۔ (رسالہ مذکورہ مولوی احمد علی صاحب)

علماء دیوبند کی تہذیب کا ایک مختصر نمونہ | دیوبندی حضرات عام طور پر کہتے ہیں کہ بریلوی مولوی علماء

یہ کتاب مکتبہ فریدیہ سے طلب فرمائی۔

دیوبند کو گالیاں دیا کرتے ہیں اس الزام کی حقیقت تو ہمارے اسی رسالے سے منکشف ہو جائے گی اور ہمارے ناظرین کو کام پر روشن ہو جائے گا کہ جس شائستگی اور تہذیب سے ہم نے علماء دیوبند کے خلاف یہ رسالہ لکھا ہے اس کی مثال ہمارے مخالفین کی ایک کتاب سے بھی پیش نہیں کی جاسکتی۔ لیکن مزید وضاحت کے لئے بطور نمونہ ہم مولوی حسین احمد صاحب صدر مدرس مدرسہ دیوبند کی کتاب ”الشہاب الثاقب“ سے چند وہ عبارات پیش کرتے ہیں جن میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کو شدید ترین قسم کی دل آزار گالیاں دی گئی ہیں۔ ان عبارات کو پڑھ کر ہمارے ناظرین کرام علماء اہلسنت اور فضلا دیوبند کی تہذیب کا مقابلہ کر لیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ ”پھر تعجب ہے کہ مجدد بریلوی آنکھوں میں دھول ڈال رہا ہے اور کذب خالص مشہور کر رہا ہے۔ کفۃ اللہ تعالیٰ فی الدارین۔ آمین۔ یعنی لعنت کرے اللہ تعالیٰ اس (مجدد بریلوی) پر دونوں جہانوں میں۔“ (الشہاب الثاقب ص ۸۱)

۲۔ ”آپ حضرات ذرا انصاف فرمائیں اور اس بریلوی و جال سے دریافت کریں۔“

(الشہاب الثاقب ص ۸۱)

۳۔ ”مجدد الفضالین فرماتے ہیں۔“

۴۔ ”ہم آگے چل کر صاف طور سے ظاہر کر دیں گے کہ دجال بریلوی نے یہاں محض بے سمجھی اور بے عقلی سے کام لیا ہے۔“ (ص ۹۵)

۵۔ ”اس کے بعد مجدد الفضالین علیہ ما علیہ الخ۔“ (ص ۱۰۲)

”سلب اللہ ایمانک و سود و جہمک

فی الدارین و عاتقک بما عاقب

به انا جہم و عبد اللہ بن ابی

یا رئیس المبتدعین، آمین۔“

۶۔ یعنی اسے بدعتیوں کے سردار و مجدد بریلوی

سب کہے اللہ تعالیٰ تیرا بیان اور دونوں جہانوں

میں تیرا مذلال کرے اور تجھے وہی عذاب دے جو ابوبکر

اور عبد اللہ بن ابی کو دیا تھا۔ (ص ۱۰۵)

۷۔ مگر تہذیب علم کوئی لفظ مجدد بریلوی کے شایانِ شان قلم سے نہیں نکلے دیتی۔ (صفحہ ۱۰۵)

۸۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس مجدد بریلوی کا دونوں جہاں میں منہ کالا کرے اور اسے حضور کے دشمنوں کے ساتھ جہنم کے رب سے پیچھے گرٹھے میں رکھے۔

فسود الله وجهه في الدارين
واسكنه جحيمه الدمار الاسفل
من النار مع اعوانه سيد الكافرين
عليه الصلوة والسلام
آمين يا رب العالمين (صفحہ ۱۱۹)

۹۔ یہ سب تکفیریں اور لعنتیں بریلوی اور اس کے اتباع کی طرف لوٹ کر قبریں ان کے واسطے عذاب بوقتِ خاتمہ ان کے لیے موجب خروجِ ایمان و ازالہ تصدیق و ایقان ہوں گی اور قیامت میں ان کے جملہ متبعین کے واسطے اس کی موجب ہوں گی کہ لانگ حضور علیہ السلام سے کہیں گے انا لا تدري ما احدثنا بعدك اور رسول مقبول علیہ السلام و قال بریلوی اور ان کے اتباع کو سچا سچا فرما کر اپنے حوضِ مورد و شفاعت محمود سے کتوں سے بدتر کر کے دھتکار دیں گے اور امتِ مرحومہ کے اجر و ثواب و منازلِ نعيم سے محروم کئے جاویں گے۔

یعنی ان بریلویوں کا منہ دونوں جہاں میں کالا کرے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے تو وہ ایمان نہ لائیں یہاں تک کہ عذاب الیم کو دیکھ لیں۔

فسود الله وجهه في الدارين
وجعل قلوبهم قاسية
ولا يؤمنوا حتى
يرى العذاب اليه۔
(الشہاب الثاقب ص ۱۲۰)

ان تمام بد دعاؤں اور گالیوں کے جواب میں صرف اتنا عرض ہے کہ الحمد للہ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تو ہرگز اس بد گوئی کے مصداق نہیں ہو سکتے البتہ بقضائے

بحث اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ عیسیٰ مقدس بہتی کے حق میں ایسے ٹپاک کلمے بولنے والا انشاء اللہ دنیا اور آخرت میں اپنے کلمات کا خود مصداق بنے گا۔ و ذلک علی اللہ بعزیز۔

۱۰۔ **بعض لوگ کہتے ہیں** عبارت پر علماءِ حرمین طہیین سے کفر کے فتوے حاصل کئے کہ حام الحرمین میں شائع کیے، اس کے جواب میں علماء دیوبند نے حام الحرمین کے خلاف اپنی تائید میں علماءِ حرمین طہیین کے فتوے "المہند" میں چھاپے اور تمام ملک میں اس کی اشاعت کی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مولانا احمد رضا خان صاحب نے علماء دیوبند کی اصل عبارت اور ان کے اصلی عقائد سامنے آئے تو علماءِ حرمین طہیین نے ان کی تصدیق و تائید فرمادی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر یہ الزام قطعاً نہ بنیاد ہے کہ انہوں نے دیوبندیوں کی عبارتوں میں رد و بدل کیا ہے یا غلط عقائد ان کی طرف منسوب کیے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ حام الحرمین کے شائع ہونے کے بعد دیوبندی حضرات نے اپنی جان بچانے کیلئے اپنی عبارتوں میں خود قطع و برید کی اور اپنے اصل عقائد چھپا کر علماءِ عرب و عجم کے سامنے اہل سنت کے عقیدے ظاہر کئے جس پر علماءِ دین نے تصدیق فرمائی۔ چونکہ اس مختصر رسالہ میں تفصیل کی گنجائش نہیں اس لئے صرف ایک دلیل اپنے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کرتا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

محمد بن عبد الوہاب نجدی کے بارے میں دیوبندیوں کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ بہت اچھا آدمی تھا اس کے عقائد بھی عمدہ تھے۔ دیکھئے فتاویٰ رشیدیہ جلد ۱ ص ۱ پر مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے لکھا کہ:

محمد بن عبد الوہاب کے متقدموں کو نجدی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے مذہب ان کا جہلی تھا، البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے متقدمی اچھے ہیں مگر ان جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آگیا اور

عقائد سب کے متحد ہیں اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کا ہے۔
(رشید احمد گنگوہی)

ناظرین کرام نے فتاویٰ رشیدیہ کی اس عبارت سے معلوم کر لیا ہوگا کہ دیوبندیوں کے مذہب میں محمد بن عبد الوہاب نجدی کے عقائد عمدہ تھے اور وہ اچھا آدمی تھا لیکن جب علماء حرمین طہیین نے دیوبندیوں سے سوال کیا کہ بتاؤ محمد بن عبد الوہاب کے متعلق تمہارا کیا اعتقاد ہے وہ کیا آدمی تھا تو حیلہ سازی سے کام لے کر اپنا مذہب چھپا لیا اور لکھ دیا۔
”ہم اسے خارجی اور باغی سمجھتے ہیں“ ملاحظہ ہو (المہند ص ۱۹)

ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے اس کے چند سطر بعد مرقوم ہے کہ علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبد الوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے۔ اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بنا پر انہوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی۔ دیکھئے یہاں اپنے مذہب کو کیسے چھپایا اور فتاویٰ رشیدیہ کی عبارت کو صاف ہضم کر گئے۔ یہ تو ایک نمونہ تھا۔ تمام کتاب کا یہی حال ہے کہ جان بچانے کے لئے اپنے مذہب پر پردہ ڈال دیا۔ اپنی عبارت کو بھی چھپا دیا۔ اب ناظرین کرام خود فیصلہ فرمائیں کہ خیانت کرنے والا کون ہے۔

آخری سہارا اس بحث میں ہمارے مخالفین (حضرات علماء دیوبند) کا ایک آخری سہارا یہ ہے کہ بہت سے اکابر علماء کرام و مشائخ عظام نے علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کی۔ جیسے سند الہدیین حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب مجددی رام پوری اور قبلہ عالم حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گوٹروی رحمۃ اللہ علیہ اسی طرح بعض دیگر اکابر امت کی کوئی تحریر ثبوت تکفیر میں پیش نہیں کی جاسکتی۔ اس کے متعلق گزارش ہے کہ تکفیر نہ کرنے والے حضرات میں بعض حضرات تو وہ ہیں جن کے زمانہ میں علماء دیوبند کی

عبارات کفریہ دجن میں التزام کفر متیقن ہو (موجود ہی نہ تھیں۔ جیسے مولانا ارشاد حسین صاحب رام پوری رحمۃ اللہ علیہ اسی صورت میں تکفیر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور بعض وہ حضرات جن کے زمانے میں اگرچہ وہ عبارات شائع ہو چکی تھیں مگر ان کی نظر سے نہیں گذریں اس لئے انہوں نے تکفیر نہیں فرمائی۔ ہمارے مخالفین میں سے آج تک کوئی شخص اس امر کا ثبوت پیش نہیں کر سکا کہ فلاں مسلم بن الفریقین بزرگ کے سامنے علماء دیوبندی عبارت متنازعہ فیہا پیش کی گئیں اور انہوں نے ان کو صحیح قرار دیا یا تکفیر سے سکوت فرمایا علاوہ انہیں یہ کہ جن اکابر امت مسلم بن الفریقین کی عدم تکفیر کو اپنی برأت کی دلیل قرار دیا جاسکتا ہے ممکن ہے کہ انہوں نے تکفیر فرمائی ہو اور وہ منقول نہ ہوئی ہو کیوں کہ یہ ضروری نہیں کہ کسی کی بھی ہوتی ہر بات منقول ہو جائے لہذا تکفیر کے باوجود عدم نقل کے احتمال ہے اس آخری سہارے کو بھی ختم کر دیا۔ وللہ الحمد

ایک تازہ شبہ کا جواب ایک مہربان نے تازہ شبہ یہ پیش کیا ہے کہ کسی کو کافر کہنے سے ہمیں کے رکعت کا ثواب ملے گا۔ ہم خواہ مخواہ کسی کو کافر کیوں کہیں۔ تو بین آمیز عبارات لکھنے والے مر گئے، اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ حدیث شریف میں وارد ہے اذکد اموالکم بالخیل۔ تم اپنے مردوں کو خیر کے ساتھ یاد کرو۔ پھر یہ بھی ممکن ہے کہ مرتے وقت انہوں نے توبہ کر لی ہو۔ حدیث شریف میں ہے انما الاعمال بالخواتیم عمل کا مدار خاتمہ پر ہے ہمیں کیا معلوم کہ ان کا خاتمہ کیسے ہوا شاید ایمان پر ان کی موت واقع ہوئی ہو۔

اس کا جواب یہ ہے کہ کفر و اسلام میں امتیاز کرنا ضروریات دین سے ہے آپ کسی کافر کو عمر بھر کافر نہ کہیں۔ مگر جب ان کا کفر سامنے آجائے تو بر بنائے کفرائے کافر نہ ماننا خود کفر میں مبتلا ہونا ہے۔ بے شک اپنے مردوں کو خیر سے یاد کرنا چاہیے مگر توہین کرنے والوں کو مومن اپنا نہیں سمجھتا۔ نہ وہ واقع میں اپنے ہو سکتے ہیں۔ اس لئے مفسنون حدیث کو ان سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ خاتمہ پر اعمال کا دار و مدار ہے مگر یاد رکھئے دم آخر کا حال اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور اس کا مال بھی اس کی

شاگردی یا دنیاوی تعلقات میں حائل واقع ہو گا۔ اموال تلف ہوں گے یا تجارت نقصان ہو گا۔ راحت اور آرام کے مکان سے نکل کر بے آرام ہونا پڑے گا تو ہم لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے عذاب کے حکم کا منتظر رہنا چاہیے جو اس پرستی، دنیا طلبی اور تن آسانی کی وجہ سے ان پر آنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس واضح اور روشن ارشاد کو سننے کے بعد کوئی مومن کسی شے سے ایک آن کے لئے بھی اپنا تعلق برقرار نہیں رکھ سکتا اس کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کے کافر ہونے کے متعلق کوئی شک باقی نہ رہتا ہے۔

حرفِ آخر

دیوبندی مبلغین و مناظرین اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ہم خیال علماء کی بعض عبارتیں بزمِ خود قابلِ اعتراض قرار دے کر پیش کیا کرتے ہیں۔

اس کے متعلق سرودست اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ اگر فی الواقع علماء اہل سنت کی کتابوں میں کوئی توہین آمیز عبارت ہوتی تو علماء دیوبند پر فرض تھا کہ وہ ان علماء تکفیر کرتے جیسا کہ علماء اہل سنت نے علماء دیوبند کی عبارت کفریہ کی وجہ سے تکفیر فرمائی۔

لیکن امر واقع یہ ہے کہ دیوبندیوں کا کوئی عالم آج تک اعطافِ حق یا ان کے ہم خیال علماء کی کسی عبارت کی وجہ سے تکفیر نہ کر سکا نہ کسی شرعی قباحت کی وجہ سے ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز قرار دے سکا۔ دیکھئے دیوبندیوں کی کتاب قصصِ اولیاء

ملفوظات مولوی اشرف علی صاحب تھانوی شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ دہلی ۱۹۹۹ء

ایک شخص نے پوچھا کہ ہم بریلی والوں کے پیچھے نماز پڑھیں تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟ فرمایا: حضرت حکیم الامت مدظلہ العالی نے (ہاں ہم ان کو کافر نہیں کہتے۔

اس کے چند سطر بعد مرقوم ہے۔

ہم بریلی والوں کو اہل ہوا کہتے ہیں۔ اہل ہوا کافر نہیں۔

اس سلسلے میں مولوی اشرف صاحب تھانوی کا ایک اور مزیدار ملفوظ ملاحظہ فرمائیے۔ الانافات الیومیہ جلد پنجم مطبوعہ اشرف المطابع تھانہ بھون ص ۲۲۰ پر ملفوظ میں مرقوم ہے۔

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ دیوبند کا بڑا جملہ ہوا تھا تو اس میں ایک رئیس صاحب نے کوشش کی تھی کہ دیوبندیوں اور بریلویوں میں صلح ہو جائے میں نے کہا ہماری طرف سے کوئی جنگ نہیں وہ نماز پڑھتے ہیں ہم پڑھ لیتے ہیں ہم پڑھاتے ہیں وہ نہیں پڑھتے تو ان کو آمادہ کرو (مزاحاً فرمایا کہ ان سے کہو کہ آ، مادہ! نہ آگیا، ہم سے کیا کہتے ہو؟

اس عبارت سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ علماء اہل سنت میں بریلوی کہا جاتا ہے، دیوبندیوں کے نزدیک مسلمان ہیں اور ان کا دامن ہر قسم کفر و شرک سے پاک ہے حتیٰ کہ دیوبندیوں کی نازان کے پیچھے جائز ہے عبارت بقولہ بالا سے جہاں اصل مسئلہ ثابت ہوا وہاں علماء دیوبند کے مجدد و عظیم حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب کے ملفوظ شریف کا یہ جملہ کہے کہ

ان (بریلویوں) سے کہو کہ آ، مادہ، نہ آگیا۔

دیوبندی حضرات کو چاہیے کہ اس جملہ کو بار بار پڑھیں اور اپنے عارف و حکیم کے ذوقِ حکمت و معرفت سے کیف اندوز ہو کر اس کی داد دیں۔

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے ملفوظ منقول الصدر سے یہ امر بھی واضح

ہو گیا کہ بعض اعمال و عقائد مختلف فیہا کی بناء پر مفتیانِ دیوبند کا اہل سنت (بریلویوں)

کافر و مشرک قرار دینا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز یا مکروہ کنا قطعاً غلط

اعمال محض اور بلا دلیل ہے۔ صرف بغض و عناد اور تعصب کی وجہ سے انہیں کافر

مشرک کہا جاتا ہے ورنہ درحقیقت اہل سنت (بریلوی) حضرات کے عقائد و اعمال

کو ایسی چیز نہیں پائی جاتی جس کی بناء پر انہیں کافر و مشرک قرار دیا جاسکے یا ان

کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ کہا جاسکے۔

ہیں امید ہے کہ یہ چند امور جو ہم نے پہلے بیان کئے ہیں انشاء اللہ العزیز ان کا چل کر ہمارے ناظرین کیلئے شعل راہ ثابت ہوں گے۔

اب آئندہ صفحات میں دیوبندی حضرات اور اہل سنت کا مسلک ملاحظہ فرما کر حق و باطل میں امتیاز کیجئے

۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے مقدمہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے شاگرد رشید مولوی حسین علی صاحب ساکن واں پھراں ضلع میانوالی اور ان کے شاگرد بعض دیگر علما دیوبند کے نزدیک اللہ کو اپنے بندوں کے کاموں کا علم پہلے سے نہیں ہوتا بلکہ بندوں کے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو ان کے کاموں کا علم ہوتا ہے۔ دیکھئے مولوی حسین علی صاحب اپنی تفسیر بلغة الحیران مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور بارہ ماہ ۱۵۸۰ء پر ارقام فرماتے ہیں۔

یہ اور انسان خود مختار ہے۔ اچھے کام کریں یا نہ کریں اور اللہ کو پہلے سے کوئی علم بھی نہیں ہوتا کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا اور آیات قرآنی جیسا کہ ولیعلم الذی وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں۔

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کے نزدیک علم الہی کا منکر خارج از اسلام ہے۔

دیکھئے شرح فقہ اکبر ص ۲۱۰

۱۔ اسی تفسیر کے ص ۴ پر آخری سطر یہ ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

یہ تقریریں جو آئی ہیں حضرت صاحب (مولوی حسین علی) نے غلام خیال سے قلم بند کروائی اور بذات خود ان پر نظر فرمائی ہے۔ ”بلغة الحیران“ مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور بارہ ماہ ۱۵۸۰ء

ص ۱: یہ کتاب طبع قدیم کے چند نسخ دستیاب ہیں ضرورت مند اصحاب طلب فرما سکتے

یہ جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس کے واقع ہونے سے پہلے نہیں جانتا وہ کافر ہے اگرچہ اس کا قائل اہل بدعت سے شمار کیا گیا ہو۔

آیہ کریمہ ولیعلم الذین اور اس قسم کی دیگر آیات و احادیث میں مجاہدین وغیرہ مجاہدین اور مومنین و منافقین کا امتیاز باہمی مراد ہے اور معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کو مومنین سے اور غیر مجاہدین کو مجاہدین سے ابھی تک جدا نہیں کیا آئندہ ر علم الہی کے مطابق) انہیں الگ کر دیا جائے گا یہاں ”علم“ سے تمیز مراد ہے۔ فیلعلمن اللہ بمنزلہ فلیعلمن اللہ کے ہے جسے اللہ تعالیٰ کے قول فلیعلمن اللہ الخبیث من الطیب میں نبی کا طیب سے جدا ہونا منصوص ہے ایسے ہی ان آیات میں رحمن مولوی حسین علی نے نفی علم الہی کی دلیل سمجھا ہے۔ مومنین و منافقین اور مجاہدین وغیرہ مجاہدین کا ایک دوسرے سے الگ ہونا مذکور ہے۔ دیکھئے بخاری شریف جلد ثانی ص ۲۰۲ پر روم ہے۔ فلیعلمن اللہ علم اللہ ذالک انتما ہی بمنزلہ فلیعلمن اللہ محقوله

لیعلمن اللہ الخبیث انتہی

یہ مطلب ہرگز نہیں کہ معاذ اللہ خدا نے علیم و خیر کو ان کا علم نہیں اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کو جانتا ہے۔

۲۔ دیوبندیوں کا مذہب | علماء دیوبند اللہ تعالیٰ کے حق میں کذب کے قائل ہیں (دیکھئے ضمیمہ برائے قاطعہ مطبوعہ ساڈھوہ)

اس مقام پر یہ کہنا کہ اس عبارت میں مولوی حسین علی صاحب نے اپنا مذہب بیان نہیں کیا بلکہ معتزلہ کا مذہب نقل کیا ہے انتہائی مضحکہ خیز ہے اس لئے کہ جب مولوی صاحب مذکور نے قرآن و حدیث کو اس مذہب پر منطبق مانا تو اس کی حقانیت کو تسلیم کر لیا خواہ وہ معتزلہ کا مذہب ہو یا کسی دوسرے لافرقان و حدیث جس پر منطبق ہے اس کا انکار کیوں کر ہو سکتا ہے۔

۱۔ صرف مرقہ حضرت برہین قاطع مکتبہ فریدیہ سے طلب فرمائیے۔

۱۔ الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔
اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی تہاوی رشیدیہ جلد اول ص ۱۹ پر تحریر فرماتے ہیں۔
۲۔ پس مذہب جمیع محققین اہل اسلام و صوفیائے کرام و علمائے عظام کا اس
مسئلہ میں یہ ہے کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔

اہل سنت کا مذہب اہل سنت کہتے ہیں کہ کذب کے تحت قدرت باری
تعالیٰ ہونے سے بندوں کے جھوٹ کی تخلیق اور اس کے
باقی رکھنے یا نہ رکھنے پر قدرت خداوندی کا ہونا مراد ہے یا یہ مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ بذات خود
صفت کذب سے متصف ہو سکتا ہے۔ اگر پہلی شک مراد ہے تو اس میں آج تک کسی سنی
نے اختلاف نہیں کیا۔ پھر یہ کہنا کہ امکان کذب کے مسئلہ میں شروع سے ہی اختلاف رہا
ہے باطل محض اور جہالت و ضلالت ہے اور اگر دوسری شک مراد ہو تو اس سے بڑھ کر شان
الہیت میں کیا گستاخی ہو سکتی ہے کہ معاذ اللہ تعالیٰ کے متصف بالکذب ہونے کو ممکن قرار
دیا جائے اہل سنت کے نزدیک ایسا عقیدہ کفر خالص ہے۔ اعاذنا اللہ منها۔

۳) دیوبندیوں کا مذہب کبار علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ قرآن کریم نے
کفار کو اپنی فصاحت و بلاغت سے عاجز نہیں
کیا تھا اور فصاحت و بلاغت سے عاجز کرنا علماء دیوبند کے نزدیک کوئی کمال بھی نہیں چنانچہ
مولوی حسین علی صاحب تلمیذ رشید مولوی رشید احمد گنگوہی اپنی کتاب بلغة الحیران مطبوعہ حمیت اسلام
پریس لاہور، طبع اول، میں ص ۱۲ پر لکھتے ہیں۔

۲۔ یہ خیال کرنا چاہیے کہ کفار کو عاجز کرنا کوئی فصاحت و بلاغت سے نہ تھا کیونکہ
قرآن خاص واسطے کفار و فصحاء بلغاء کے نہیں آیا تھا اور یہ کمال بھی نہیں۔

اہل سنت کا مذہب اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم نے یقیناً اپنی
فصاحت و بلاغت سے کفار و فصحاء و عرب کو عاجز کیا تھا
اور قرآن کی یہ شان اعجاز قیامت تک باقی رہے گی جو شخص اس اعجاز قرآنی کا منکر ہے اور قرآن کریم
کی فصاحت و بلاغت کو کمال نہیں سمجھتا وہ دشمن قرآن و دین خارج از اسلام ہے۔

۴) دیوبندیوں کا مذہب علماء دیوبند کے نزدیک شیطان اور ملک الموت
کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ
ہے اور شیطان اور ملک الموت کے لئے محیط زمین کی وسعت علم دلیل شرعی سے ثابت ہے
اور خود عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس علم کا ثابت کرنا شرک ہے۔ دیکھئے براہین قاطعہ معتقد
مولوی جلیل احمد صاحب انیسٹروی و مصدقہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مطبوعہ سادھو مراد
۱۔ الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا
فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک
نہیں تو کون سا ایمان کا حقد ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نفس سے
ثابت ہوئی۔ خود و عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نفوس
کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

اسی براہین قاطعہ کے ص ۵۲ پر ہے۔
۲۔ اعلیٰ علیتین میں روح مبارک عیدہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے
افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک
الموت کے برابر بھی ہو چ جائیکہ زیادہ۔

اہل سنت کا مذہب اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے مقابلے میں شیطان کے لئے محیط زمین کا ثابت
کرنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے اس کی نفی کرنا بارگاہ رسالت کی سخت توہین
اہل سنت کے نزدیک شیطان و ملک الموت کے محیط زمین کے علم پر قرآن و حدیث
میں کوئی نص وارد نہیں ہوئی۔ جو شخص نص کا دعویٰ کرتا ہے وہ قرآن و حدیث پر نہایت
بی ناپاک بہتان باندھتا ہے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو نصوص قطعیہ کے خلاف
کہنا بھی قرآن و حدیث پر افتراء عظیم ہے۔ قرآن و حدیث میں کوئی ایسی نص وارد نہیں
ہوئی جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں محیط زمین کے علم کی نفی ہوتی ہو بلکہ قرآن
و حدیث کے بے شمار نصوص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہر چیز کا علم ثابت ہے۔

اہلسنت کا مسلک ہے کہ کسی مخلوق کے مقابلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم کی کمی ثابت کرنا حضور کی شانِ اقدس میں بہترین گستاخی ہے۔

⑤ دیوبندیوں کا مذہب | دیوبندی حضرات کا مذہب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ اپنی عاقبت کا علم ہے

نہ دیوار کے پیچھے حضور جانتے ہیں۔ اسی براہین قاطعہ کے صراہ پر ہے۔

خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ”واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بک“ اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ ”مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں“

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اپنی ہی نہیں بلکہ تمام مومنین و کفار کی بھی عاقبت کا حال جانتے ہیں اور زمین و آسمان کا کوئی گوشہ نگاہ رسالت سے مخفی نہیں۔

”واللہ لا ادری“ والی حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے اور دوسروں کے انجام کار سے لاعلم ہونے پر استدلال کرنا انتہائی مضحکہ خیز ہے کیا قرآن کریم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے عسیٰ ان یموتنک ربک مقاماً عوداً اور وللآخرۃ خیر من لک من الاولیٰ وارد نہیں ہوا اور کیا مومنین کے حق میں لیس دخل المومنین والمومنات حبت تجری من تحتہا الا نہما رخا لدین فیہا (آلایۃ) قرآن مجید میں موجود نہیں؟ پھر سچ میں نہیں آتا کہ حضور کے علم کی نفی کس بنا پر کی جاتی ہے حدیث لا ادری کے معنی اصراف یہ ہیں کہ میں بغیر تعلیم خداوندی کے محض الکل سے نہیں جانتا کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا وہی حدیث جو بحوالہ روایت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ پیش کی گئی ہے اُس کے متعلق پہلے تو عرض ہے کہ شیخ عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اگر اس حدیث کو لکھا ہے تو وہ بلوہ نقل و حکایت کے تحریر فرمایا ہے اس کو روایت کہنا اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے پھر لطف یہ ہے کہ یہی شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی اپنی کتاب مدارج النبوت میں اس روایت کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”جو البش انت کای سخن اصلی ندارد و روایتی بدال صحیح نشدہ“

ایسی بے اصل روایتوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات علمی کا انکار کرنا اہلسنت کے نزدیک بدترین جہالت و ضلالت ہے۔

④ دیوبندیوں کا مذہب | دیوبندی مولوی صاحبان کے مقداد مولوی اشرف علی تھانوی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب

کو زید و عمر، بچوں، پاگلوں بلکہ تمام حیوانوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دینا۔ ملاحظہ فرمائیے: (حفظ الایمان مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی ص ۱۸)

پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صبیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر و بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے یہ

اہلسنت کا مذہب | اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تمام کائنات کے علم سے ممتاز ہے اور اس قسم کی تشبیہ شایع ثبوت کی شدید ترین توہین و تنقیص ہے۔

⑤ دیوبندیوں کا مذہب | حضرات علماء دیوبند کے نزدیک نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک دل میں لانا بیل اور گدھے کے تصور میں غرق ہو جانے سے بدرجہا بدتر ہے۔

(دیکھئے علماء دیوبند کی مسلمہ و مصدقہ کتاب مراد مستقیم ص ۸۷ مطبوعہ عثمانی دہلی) ”از و سورۃ زنا خیال بجماعت زوہر خود بہتر است و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آن را مضطرب گو جناب رسالت تاب باشند بچندین مرتبہ از استغراق و صورت کا و خیر خود راست“

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کے مسلک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک کبیل نماز کا موقوف علیہ ہے اور حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کمریہ کو دل میں حاضر کرنا مقصد عبادت کے حصول کا ذریعہ اور وسیلہ

عظمیٰ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک دل میں لانے کو گانے میل کے تقویر میں غرق جانے سے بدتر کہنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ توہین شدید ہے جس کے تقویر سے مومن کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اہلسنت ایسا کہنے والے کو جہنمی اور ملعون تصور کرتے ہیں۔ دیوبند کے متقدموں کے نزدیک لفظ رحمۃ اللعالمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت خاصہ نہیں۔

۸) دیوبندیوں کا مذہب

فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص ۱ پر تحریر فرماتے ہیں
استفتار : کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ لفظ رحمۃ اللعالمین مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں ؟
الجواب : لفظ رحمۃ اللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں۔
اہلسنت کا مذہب : اہلسنت کے نزدیک رحمۃ اللعالمین خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف جلیل ہے اس میں دوسرے کو شریک کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو گھٹانا ہے۔

۹) دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے نزدیک قرآن کریم میں خاتم النبیین کے معنی آخری نبی مراد لینا عوام کا خیال ہے۔
ملاحظہ فرمائیے تحذیر الناس ص ۲ مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی مدظلہ دیوبند
”بعد حمد و صلوٰۃ کے قبل عرض جواب یہ گذارش ہے کہ اول معنی خاتم النبیین کے معلوم کرنا چاہیے تاکہ فہم جواب میں کچھ وقت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا ایسا معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدیم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدرج میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین۔
فرمنا اس صورت میں کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے۔“

اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں جو لفظ خاتم النبیین وارد ہوا ہے اس کے معنی منقول متواتر آخر النبیین

اہل ہر شخص اس کو عوام کا خیال قرار دیتا ہے وہ قرآن کریم کے معنی منقول متواتر کا منکر ہے۔
دیوبندی حضرات کا مذہب یہ ہے کہ اگر بالفرض زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی

۱۰) دیوبندیوں کا مذہب

ہو اس پر بھی حضور کی خاتمت میں کچھ فرق نہ آئے گا۔
دیکھئے اسی تحذیر الناس کے ص ۲۸ پر مرقوم ہے
”بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔“

اہلسنت کا مذہب

اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمت محمدی میں فرق ضرور آئے گا جیسا کہ بضر محال دوسرا الہ پایا جائے تو اللہ تعالیٰ کی توحید میں ضرور فرق آئے گا۔ جو شخص اس فرق کا منکر ہے وہ نہ توحید باری کو سمجھا، نہ ہی ختم نبوت پر ایمان لایا۔

۱۱) دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اردو زبان کا علم اس وقت حاصل ہوا جب حضور کا معاملہ علماء دیوبند سے ہو گیا اس سے پہلے حضور اردو زبان نہ جانتے تھے۔
دیکھئے براہین قاطعہ ص ۱ میں مولوی خلیل احمد صاحب انبیہ شفی ص ۲۲ پر لکھتے ہیں
”مدرسہ دیوبند کی غفلت حق تعالیٰ کی بارگاہ میں بہت ہے کہ صد ہا عالم یہاں سے پڑھ کر گئے اور خلق کثیر کو ظلمات و ضلالت سے نکالا۔ یہی سبب ہوا کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔“

مرتبہ اس واقعہ میں تسلی ہے کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعد ازاں بتایا جاتا ہے۔
الامداد مطبوعہ تھانہ بھون ۳۵

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کے نزدیک لا الہ الا اللہ شرف علی رسول اللہ اور اللہ صلی علی سیدنا ونبینا واولادنا شرف علی کے خبیث اور ناپاک الفاظ کلمات کفریں خواب یا بیداری میں یہ الفاظ پڑھنا پڑھنے والے کے منسوب الہی ہونے کی دلیل ہے جو شخص بے اختیار ان کو ادا کرتا ہے وہ غلبہ شیطانی سے مغلوب ہو کر بے اختیار بولے اللہ تعالیٰ کی طرف اس سلب اختیار کی نسبت کرنا اور یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ نے اشرف علی تھاوی کے بتعین سنت ہونے کی طرف اشارہ کرنے کیلئے اس کے اختیار کو سلب کر لیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف یہ کلمات کفریہ اس کی زبان پر جاری کرانے کے لئے مزید غضب الہی اور عذاب خداوندی کا موجب ہے۔ سب جانک ہذا بتان عظیم۔

اہل سنت کے نزدیک حالت مذکورہ اغوار اور اضلال شیطان سے ہے جس سے توبہ کرنا فرض ہے۔ اگر خداخواستہ قابل ایسی حالت میں توبہ سے پہلے مرتبے تو ناری اور جہنمی قرار پائے۔

۱۳) دیوبندیوں کا مذہب | دیوبندی علماء کے پیشوا مولوی حسین علی صاحب ساکن واں پھراں ضلع میانوالی کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کی مطلقہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے بنبر عدت گزارے نکاح کر لیا۔ بلغۃ النحران ص ۲۶ پر ہے۔

د اور قبل الذخول طلاق دو تو اس عورت پر عدت لازم نہ ہوگی جیسا کہ زینب کو طلاق قبل الذخول دی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بلا عدت نکاح کر لیا۔

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کے مذہب میں یہ کہنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء ہے کہ حضور نے عدت گزارنے سے پہلے حضرت زینب سے نکاح کر لیا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے ان کی عدت گزرنے سے پہلے پیغام نکاح تک نہیں بھیجا جیسا کہ سلم شریف جلد اول ص ۴۶ پر حدیث وارد ہے۔

ملنے کا پتہ مکتبہ فریدیہ ساہیوال

لما اتقنت عدة زینب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لندی فاذکرها علی الحدیث۔

یعنی جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید سے فرمایا کہ مد تم زینب کو میری طرف سے نکاح کا پیغام دو، لہذا جو شخص حضور پر یہ افتراء کرتا ہے وہ بارگاہ رسالت کا سخت ترین دشمن اور بدترین گستاخ ہے۔

۱۵) دیوبندیوں کا مذہب | دیوبندی علماء کے مذہب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرنی چاہیے۔
تقویۃ الایمان کے ص ۳۳ پر ہے۔

سب انسان آپس بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے تو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کے مذہب میں جو طرح تمام حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی امتوں کے روحانی باپ ہیں اسی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی امت کے روحانی باپ ہیں اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو بہت المومنین فرمایا لہذا حضرات انبیاء علیہم السلام بالخصوص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم ان کی نبوت و رسالت اور ابود روحانہ کے موافق کی جاوے گی۔ بڑے بھائی کی طرح ان کی تعظیم کرنا، ان کی شان کو گھٹانا اور ان کے حق میں بدترین قسم کی توہین و تنقیص کا مرتکب ہونا ہے۔

۱۶) دیوبندیوں کا مذہب | حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مولوی اسماعیل صاحب دہلوی مصنف تقویۃ الایمان کا عقیدہ یہ ہے کہ معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مرکز مٹی میں مل گئے۔ ملاحظہ کیجئے تقویۃ الایمان ص ۲۴ پر مرقوم ہے۔

یعنی میں بھی ایک دن مرکز مٹی میں ملنے والا ہوں۔

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کے نزدیک انبیاء علیہم السلام باوجود موت عادی طاری ہونے کے حیات حقیقی کے ساتھ زندہ

ہوتے ہیں اور ان کے اجسام کربہ معصوم و سالم رہتے ہیں۔ حدیث شریف میں وارد ہے۔
 ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء فنبى الله جنى
 يردى (مشکوٰۃ جلد اول ص ۱۲۱)

لہذا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ اعتقاد رکھنا کہ معاذ اللہ حضور مرکز مٹی میں
 مل گئے مرتج گمراہی ہے اور حضور کی طرف منسوب کرنا اور کہنا کہ معاذ اللہ میں بھی مرکز مٹی میں ملے
 والا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء محض اور شان اقدس میں توہین صریح ہے۔
 (العیاذ باللہ)

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ
 دیوبند کے نزدیک جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم متصف بحیات بالذات ہیں بالکل اسی طرح معاذ اللہ و جلال بھی متصف بحیات بالذات
 ہے اور جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ سوتی تھی دل نہیں سوتا تھا اسی طرح و جلال کی بھی آنکھ
 سوتی ہے دل نہیں سوتا۔ ملاحظہ فرمائیے۔

کتاب آب حیات مطبع قدیمی واقع دہلی ص ۱۹ پر لکھتے ہیں
 چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام اس پندہان کی تصدیق کرتا ہے
 فرماتے ہیں۔ تمام عینانی و لاینام قلبی اور کما قال
 لیکن اس قیاس پر و جلال کا حال بھی یہی ہونا چاہیے اس لئے کہ میرے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ منشایت ارواح مومنین جس کی تحقیق
 سے ہم فارغ ہو چکے ہیں متصف بحیات بالذات ہوئے ایسے ہی و جلال
 بھی بوجہ منشایت ارواح کفار جس کی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں متصف
 بحیات بالذات ہوگا اور اس وجہ سے اس کی حیات قابل انفاق نہ ہوگی
 اور موت و نوم میں استعار ہوگا انقطاع نہ ہوگا اور شاید یہی وجہ معلوم
 ہوتی ہے کہ ابن حیا و جس کے و جلال ہونے کا صحابہ کو ایسا یقین تھا کہ قسم کھا
 بیٹھے تھے اپنی نوم کا وہی حال بیان کرتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اپنی نسبت ارشاد فرمایا لینی بیہادت احادیث وہ بھی یہی کہتا تھا کہ
 دتنام عینی و لاینام قلبی

اہل سنت کا مذہب اہل سنت کے عقیدے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا
 متصف بحیات بالذات ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 کا ایسا کمال ہے جو حضور علیہ السلام کے سوا کسی دوسرے کو حاصل نہیں ہے چہ جائیکہ و جلال
 کیلئے ثابت ہو۔

اہل سنت تمام انبیاء علیہم السلام کے حیات کے قابل ہیں۔ مگر بالذات حیات سے
 متصف ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی شان ہے۔ اسی طرح آنکھ کا سونا اور دل کا سونا بھی یہی
 صفت ہے جو انبیاء علیہم السلام کے سوا کسی دوسرے کیلئے کسی دلیل شرعی سے ثابت نہیں
 چہ جائیکہ قول و جلال کو دلیل شرعی اس کے لئے بھی یہ وصف نبوت ثابت کر دیا جائے۔
 اہل سنت کے مسلک میں اسلام حیات اور موت کفر ہے اس لئے و جلال کو اگر منشاء
 ارواح کفار مانا جائے تو وہ منع کفر ہونے کی وجہ سے متصف بحیات بالذات ہوگا۔ الخ
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصی اوصاف و جلال کے ثابت کرنا معاذ اللہ تحقیق شان نبوت ہے

۱۸ دیوبندیوں کا مذہب | دریدہ دینی اور بے باکی کے چند نمونے

۱۔ تقویۃ الایمان میں مولوی اسماعیل صاحب دہلوی نے ص ۱۹ پر لکھا ہے کہ اللہ کے سوا
 کسی کو نہ مان اور اس سے نہ ڈر۔ ۲۔ تقویۃ الایمان کے ص ۱ پر تحریر کیا کہ ہمارا جوب خالق اللہ
 ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہیے کہ اپنے ہر کام میں اسی کو پکاریں اور کسی سے ہم کو
 کیا کام۔ جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے
 دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہڑے چار کا تو کیا ذکر ۳۔ تقویۃ الایمان ص ۱
 پر تحریر ہے کہ اس کے دربار میں ان کا تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے تو وہ سب
 رعب میں آکر بے حواس ہو جاتے ہیں ۴۔ تقویۃ الایمان ص ۱ پر لکھتے ہیں کہ اس شہنشاہ
 کی توبہ شان ہے کہ ایک آن میں چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی جن اور فرشتے، جبرائیل اور

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر پیدا کر ڈالے ۲۱ تقویۃ الایمان کے ۲۲ پر ہے جن کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں ۲۳ تقویۃ الایمان کے ۲۴ پر ہے ۲۵ رسول کے چاہنے کے کچھ نہیں ہوتا۔

اہلسنت کا مذہب ۱۔ اہلسنت کے نزدیک اللہ کے سوا کبھی کو نہ ماننا یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ صرف اللہ پر ایمان لانا چاہیے اور کسی پر ایمان لانا جائز نہیں، کفر خالص ہے۔ دیکھئے تمام امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ جب تک اللہ، ملائکہ، آسمانی کتابوں، اللہ کے تمام رسولوں، یوم آخرت اور خیر و شر کے منجانب اللہ متقدم ہونے اور مرنے کے بعد اٹھنے پر ایمان نہ لائے اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا۔

۲۔ ہر سنی مسلمان کا عقیدہ ہے کہ ہمارے تمام کاموں میں متصرف حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں، رسولوں اور اس کے مقرب بندوں سے ہمارا کوئی کام ہی نہ ہو۔ کتاب و سنت میں بے شمار نفوس وارد ہیں جن کا مقادیہ ہے کہ ہمیں اپنے کاموں میں محبوبانِ خداوندی کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

۳۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ۴۰. وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذَا ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ (آلۃ البقرہ)

کاش وہ لوگ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا آپ کے پاس آجاتے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ فاسألوا أهل الذکر ان یتعلموا تعلّموا

اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے دریافت کر لو، دیکھئے ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرب بندوں سے ہمارا کام وابستہ کر دیا ہے یا نہیں؟ اس عبارت میں جو تمام ماسوی اللہ کو چوڑھ اچار سے تعبیر کیا گیا ہے اہل سنت کے نزدیک یہ تفریق بارگاہِ ایزدی کی شان میں بدترین گستاخی ہے۔

العیاذ باللہ !

۴۔ اہلسنت کے نزدیک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شل و نظیر کے پیدا کرنے سے قدرت و مشیت ایزدی کا متعلق ہوتا محال عقلی ہے کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدائش میں تمام انبیاء سے حقیقتاً اول ہیں اور یہ حیثیت میں تمام انبیاء سے آخر

اور خاتم النبیین ہیں۔ ظاہر ہے کہ جس طرح اول حقیقی میں تعدد محال بالذات ہے اسی طرح خاتم النبیین میں بھی تعدد و متعین لذاتہ ہے اور اس بنا پر قدرت و مشیت خداوندی کا ناقص ہونا لازم نہیں آتا بلکہ اس امر محال کا قبیح و مذموم ہونا ثابت ہوتا ہے کہ وہ اس بات کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت و مشیت اس سے متعلق ہو سکے۔

۵۔ اہلسنت کا مذہب ہے کہ ملک و اختیار بالاستقلال تو خاصہ خداوندی ہے اور ملک و اختیار ذاتی کمی فرد مخلوق کیلئے ثابت نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا اختیار اور اس کی عطاکا ہونی ملک عام انسانوں کیلئے دلائل شرعیہ سے ثابت ہے اور یہ ایسی روشن اور بدیہی بات ہے کہ جس کے تسلیم کرنے میں کوئی مضبوط الحواس بھی تاقل نہیں کر سکتا چہ جائیکہ سمجھدار آدمی اس کا انکار کرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں علی الاطلاق یہ کہہ دینا کہ وہ کسی چیز کے مالک و مختار نہیں شانِ اقدس میں صریح تو یہ ہے اور ان تمام نفوس شرعیہ اور اولہ قطعیہ کے قطعاً خلاف ہے جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ کی ودی ہوئی ملک اور اختیار ثابت ہوتا ہے۔

۶۔ اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ مقربین بارگاہِ ایزدی عبودیت کے اس بلند مقام پر ہوتے ہیں کہ ان کی ذوات قدسیہ منظر صفات ربانی ہو جاتے ہیں اور بمقتضائے حدیث قدسی بی یسوع و بی یبصر ان کا دیکھنا، سنا، چلنا، پھرنا، ارادہ و مشیت سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتا ہے وہ میدانِ تسلیم و رضا کے مرد ہوتے ہیں، ان کا چاہنا اللہ کا چاہنا اور ان کا ارادہ اللہ کا ارادہ ہوتا ہے ایسی صورت میں حضور سید المقربین نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں یہ کہنا کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا، غفلت شانِ رسالت کے شافی ہے بلکہ مقام نبوت کی توہین و تنقیص ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفات البلیہ کا مظہر اتم ہیں اور ان کی مشیت ایزدی کا ظہور ہے تو اس کا پورا نہ ہونا معاذ اللہ مشیت خداوندی کی ناکامی ہوگی۔ یہی توہین نبوت اور کفر خالص ہے اور کلماتِ انبیاء علیہم السلام کی تنقیص اسی لئے کفر ہے کہ کلمات نبوت قطعاً صفات البلیہ کا ظہور ہوتے ہیں۔

(۱۹) دیوبندیوں کا مذہب | دیوبندی حضرات کے مذہب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بشری سی کی جائے بلکہ اس میں بھی اختصار کیا جائے۔ تقویۃ الایمان کے ص ۲۵ پر لکھا ہے۔
یعنی کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سبھال کر بولو اور جو بشری سی تعریف ہو وہی کرو سوائے میں بھی اختصار ہی کرو۔

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کے نزدیک ہر بزرگ کی تعریف اس کی شان اور مرتبہ کے لائق کی جائے گی حتیٰ کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بشری سی ہونا تو درگزر ملائکہ مقربین سے بھی زیادہ ہوگی کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ ان سے بلند و بالا ہے۔

(۲۰) دیوبندیوں کا مذہب | دیوبندی علماء کے مذہب میں انبیاء و رسل ملائکہ معاذ اللہ سب ناکارہ ہیں تقویۃ الایمان ص ۱۵، ۱۶ پر لکھ دیا۔

اللہ جیسے زبردست کے ہوتے ہوئے ایسے عاجز لوگوں کو لپکارنا کچھ فائدہ اور نقصان پہنچا سکے ہیں محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارہ لوگوں کو ثابت کیجئے۔

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کے نزدیک محبوبانِ خداوندی انبیاء و رسل و ملائکہ عظام کے حق میں لفظ ناکارہ، بونان کی شان میں بے ہودہ گوئی اور دریدہ دہنی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

(۲۱) دیوبندیوں کا مذہب | علماء دیوبند کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی بڑی مخلوق انبیاء و رسل کو ہم علیہم السلام کی شان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معاذ اللہ چوہرے چارے سے بھی گری ہوئی ہے۔
تقویۃ الایمان کے ص ۲۵ پر تحریر ہے۔

اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق میں بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چار

سے بھی ذیل ہے۔

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کے مذہب میں یہ عبارت حضرات انبیاء و رسل و اولیاء عظام علیہم السلام کی سخت ترین توہین کا نمونہ ہے ہر چھوٹی اور بڑی مخلوق کے معنی رسل و رسل اور اولیاء عظام کا ہونا متعین ہو گیا ہے۔ کیوں کہ ہوتی مخلوق کے لفظ سے چھوٹے مرتبہ کی کل مخلوقات عامہ اور ہر بڑی مخلوق کے لفظ سے بڑے مرتبہ کی خاص مخلوق کے معنی بغیر تاویل و تامل کے ہر شخص کی سمجھ میں آتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ بڑے مرتبہ کی خاص مخلوق انبیاء علیہم السلام، ملائکہ و رسل اور اولیاء و رسل ہی ہیں اب انہیں بارگاہِ خداوندی میں معاذ اللہ چوہرے چارے سے زیادہ ذلیل کہنا جس قسم کی شدید توہین ہے نتائج تشدد سے نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے مقرب بندوں کو "عباد مکرمون اور کان عند اللہ وجہا" فرما کر انہیں اپنی بارگاہ میں بڑی عزت و بزرگی والا اور ذی وجاہت فرمایا ہے نیز اپنے پاک بندوں کو منعم علیہم قرار دے کر اور ان کو حکم عند اللہ اتقا کم فرما کر ان کی شان بڑھائی ہے لیکن اس کے بالمقابل دیوبندی علماء خصوصاً صاحب تقویۃ الایمان نے انہیں چوہرے چارے سے زیادہ ذلیل قرار دے کر ان کی توہین و تنقیص کی ہے۔ اہل سنت اس عبارت کو گندگی اور نجاست تصور کرتے ہیں اور ایسے عقیدہ کو کفر خالص سمجھتے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہ۔

(۲۲) دیوبندیوں کا مذہب | حضرات علماء دیوبند کے نزدیک معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک گنوار کی بات سن کر بے حواس ہو گئے اسی تقویۃ الایمان کے ص ۳۱ پر لکھا ہے۔

سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنی ہے جس سے وہ ہشت کے بے حواس ہو گئے۔

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے حواس تمام انسانوں کے حواس سے اقویٰ اور اعلیٰ ہیں

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ کہنا کہ حضور ایک گنوار کی بات سن کر بے حواس ہو گئے، سخت ترین توہین و تنقیض ہے بارگاہ نبوت میں۔

(۲۳) دیوبندیوں کا مذہب علماء دیوبند کے مذہب میں فرشتوں اور رسولوں کی طاعت کہنا جائز ہے مولوی حسین علی صاحب ساکن وال پچوال اپنی تفسیر بلغتہ الحیران کے ص ۴۲ پر فرماتے ہیں :

وہ اور طاعت کا معنی کے لئے عبد من دون اللہ فہو الطاعت اس معنی بہوجب جن اور ملائکہ اور رسولوں کو طاعت بولنا جائز ہوگا۔

اہل سنت کا مذہب اہل سنت کے نزدیک فرشتوں اور رسولوں کو طاعت کہنا ان کی سخت توہین ہے اور ملائکہ اور رسولوں کی توہین کرنے والا خارج از اسلام ہے۔

(۲۴) دیوبندیوں کا مذہب دیوبندی حضرات کا مذہب یہ ہے کہ صریح جھوٹ کی ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں ہے مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند اپنی کتاب تفسیۃ العقائد مطبوعہ مجتہد کے ص ۲۵ پر فرماتے ہیں :

- ۱۔ پھر دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں ہے۔
- ۲۔ بالجلہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت، بایں معنی سمجھنا کہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، خالی غلطی سے نہیں ہے۔ (تفسیۃ العقائد ص ۲۸)

اہل سنت کا مذہب اہل سنت کے نزدیک حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہر قسم کے کذب و معاصی سے علی العموم معصوم ہیں اور ان کے حق میں کسی معصیت کا تصور یا کبھی قسم کے دروغ صریح کو ان کی کائنات کو ناعت و ناموس رسالت پر بدترین حملہ ہے۔

(۲۵) دیوبندیوں کا مذہب حضرات اکابر دیوبند کے نزدیک انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امت سے صرف علم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں عملی امتیاز انہیں حاصل نہیں ہوتا۔ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند اپنی کتاب تمذیر الناس ص ۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔

انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔

اہل سنت کا مذہب اہل سنت کے مذہب میں انبیاء علیہم السلام اپنی امت سے جس طرح علم میں ممتاز ہوتے ہیں اسی طرح عمل میں بھی پوری امتیازی شان رکھتے ہیں جو شخص انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اس امتیاز کا شکر ہے وہ شان نبوت میں تخفیف کا مرتکب ہے۔

(۲۶) دیوبندیوں کا مذہب علماء دیوبند اللہ تعالیٰ کے چھوٹے بڑے سب بندوں کو بے خبر اور نادان کہتے ہیں۔ دیکھئے تقویۃ الایمان ص ۳ پر لکھا ہے

وہ ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر ہیں اور نادان۔

اہل سنت کا مذہب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بے خبر اور نادان کہنا بارگاہ نبوت میں سخت وریدہ دہنی ہے اور ایسا کہنا بدترین جہالت اور گمراہی ہے۔

(۲۷) دیوبندیوں کا مذہب حضرات علماء دیوبند انبیاء علیہم السلام اپنی امتوں کا سردار کئی معنوں میں مانتے ہیں۔ تقویۃ الایمان ص ۳۵ پر لکھا ہے۔

جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار، سو ان معنوں کو ہر

پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو اپنی امت پر وہ سرداری حاصل ہے جو کسی مخلوق کے لئے ثابت کرنا تو بین رسالت ہے۔

(۳۸) دیوبندیوں کا مذہب | دیوبندی حضرات کے نزدیک مفسرین جھوٹے ہیں۔ مولوی حسین علی صاحب شاگرد رشید مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی بلغۃ الجحان ص ۱۵ پر لکھتے ہیں۔

”اہل خلو الباب سجد اُباب سے مراد مسجد کا دروازہ ہے جو کہ نزدیک تھا اور باقی تفسیروں کا کذب ہے۔“

اہلسنت کا مذہب | اہل سنت کے عقیدہ میں تفسیروں کو کذب کہنے والا خود کذاب ہے۔

(۳۹) دیوبندیوں کا مذہب | علماء دیوبند کے نزدیک محمد بن عبد الوہاب اور اس کے مقتدی و تابعیوں کے عقائد عمدہ تھے۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول ص ۱۱۱ پر ہے۔

سوال : وہابی کون لوگ ہیں اور عبد الوہاب نجدی کا عقیدہ کیا تھا اور کون مذہب تھا اور وہ کیا شخص تھا اور اہل نجد کے عقائد میں اور کتنی خفیتوں کے عقائد میں کیا فرق ہے؟

الجواب : محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں مگر باں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آگیا اور عقائد سب کے متحد ہیں اعمال میں فرق حقیقی شافعی مابکی حنبلی کا ہے (رشید احمد گنگوہی)

اہلسنت کا مذہب | اہل سنت کے نزدیک محمد بن عبد الوہاب باغی، خارجی بے دین و گمراہ تھا۔ اس کے عقائد کو عمدہ کہنے والے اسی

بے دشمنانِ دینی، ضال و مضل ہیں۔

(۳۰) دیوبندیوں کا مذہب | مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی پیشوائے علماء دیوبند کے نزدیک کتاب ”تقویۃ الایمان“ نہایت عمدہ کتاب ہے اس کے سب مسائل صحیح ہیں اس کا رکھنا، پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔

ملاحظہ فرمائیے فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول ص ۱۱۲، ۱۱۳، سوال : تقویۃ الایمان میں کوئی مسئلہ ایسا بھی ہے جو قابلِ عمل نہیں یا کُل اُس کے مسائل صحیح ہیں؟

الجواب : بندہ کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں۔ تمام تقویۃ الایمان پر عمل کرے۔

اسی طرح فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول ص ۹ پر ہے۔
”اور کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور ردِ شرک و بدعت میں لا جواب ہے استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ و احادیث سے ہیں اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔“

اہل سنت کا مذہب | اسماعیل صاحب دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان کو تمام انبیاء کرام و اولیاء عظام کی توہین و تنقیص کا مجموعہ قرار دیتے ہیں۔ درحقیقت یہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی کتاب ”التوحید“ کا خلاصہ ہے جس میں تمام امت محمدیہ علی صا جہا العلواء والحقہ کو کافر و شرک کہا گیا ہے اور دل کو کفر خدا کے مقدس اور محبوب بندوں کی شان میں گستاخیاں کی گئی ہیں۔

(۳۱) دیوبندیوں کا مذہب | دیوبندی علماء کرام، یا شیخ عبدالقادر کہتے ہیں۔ پھر جو شخص جان بوجھ کر انہیں ایسا نہ کہے اس کو بھی ویسا ہی کافر، مرتد، ملعون، جہنمی کہتے قرار دیتے ہیں اور ان کے نکاح کو باطل سمجھتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیے فتویٰ مندرجہ بلقہ الحیران ص ۲

”یا شیخ عبدالقادر یا خواجہ شمس الدین پانی پتی چنانچہ عوام میں گویند شرک و کفر است“

فتویٰ مولانا تقی حسن صاحب دہلی تعلیم دیوبند بحوالہ پرچہ اخبار امت سرس ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۶ء
یہ ان عقائد باطلہ پر مطلع ہو کر انہیں کافر، مرتد، ملعون، جہنمی نہ کہنے والا بھی دیا
ہی مرتد و کافر ہے پھر اس کو جو ایسا نہ سمجھے وہ بھی ایسا ہی ہے کوکب میانی علی
اولاد الزدانی کوکب میانی علی الجحطان والحراطین، توضیح المراد لمن تخیط
فی الاستدوا

کالا کافران کتابوں میں ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے عقائد رکھنے والے کافروں ان کا
کوئی نکاح نہیں سب زانی ہیں۔

اہلسنت کا مذہب | اہلسنت کے نزدیک صحت اعتقاد کے ساتھ یا شیخ
عبدالقادر جیلانی اور اس قسم کے تمام الفاظِ ندا کہنا
جائز ہیں جو شخص کہنے والوں کو کافر، مرتد، ملعون، جہنمی اور زانی قرار دیتا ہے اور وہ اکابر
ادیار امت کی شان میں گستاخی کر کے خود ملعون، جہنمی اور زانی ہے۔

۳۲) دیوبندیوں کا مذہب | علماء دیوبند کے نزدیک بزرگانِ دین کو اللہ
تعالیٰ کا بندہ اور اس کی مخلوق مان کر اور
ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی قوت تسلیم کر کے انہیں اپنا سفارشی سمجھنے والے اور
ان کی نذریا زکونے والے گویا صحابہ کرام سے لے کر آج تک کے تمام مسلمان اولیاء، علماء
مجتہدین، صالحین، سب کافرو مرتد اور ابو جہل کی طرح مشرک ہیں۔

تقویۃ الایمان ص ۴ پر مرقوم ہے

یہ کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کا مخلوق
اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں
کرتے تھے، مگر یہی پکارنا اور نیتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنا اور ان کو اپنا

دیکھیں اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ
کھے گا گو کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے مگر ابو جہل اور وہ
شرک میں برابر ہے۔

اہلسنت کا مذہب | اہلسنت کے نزدیک ایسے لوگوں کو کافر و مشرک کہنا
خود کفر و شرک کے وبال میں مبتلا ہونا ہے۔ مقررین
بارگاہِ خداوندی کیلئے مقتید بالاذن تعریف، طاقت و قدرت اور سفارش ثابت کرنا
حق اور درست ہے اور اس کا انکار موجب ضلال اور باعث نکال ہے۔

۳۳) دیوبندیوں کا مذہب | مسائل درج ذیل عبارات و حوالجات منقولہ
اکابر علماء دیوبند کے حسب ذیل عقائد و

میں ملاحظہ فرمائیں۔

- ۱۔ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا عقیدہ رکھنا صریح شرک ہے
- ۲۔ عوس کا التزام کرے یا نہ کرے۔ بہر حال ناجائز ہے۔
- ۳۔ تاریخ معین پر قبروں پر جمع ہونا بغیر لغویات کے بھی گناہ ہے۔
- ۴۔ متبع سنت اور دیندار کو وہابی کہتے ہیں۔
- ۵۔ تیجہ وغیرہ ناجائز ہے قرآن شریف و کلمہ طیبہ اور درود شریف پڑھ کر
ثواب پہنچانا اور چنے تقسیم کرنا سب ناجائز ہے۔
- ۶۔ چالیسواں اور گیارہویں بھی بدعت ہے۔
- ۷۔ کھانے یا شیرینی وغیرہ پر فاتحہ پڑھنا بدعت اور گمراہی ہے اور ایسا کرنے
والے سب بدعتی اور گمراہ ہیں۔

اہلسنت کا مذہب | اہلسنت و جماعت کے عقائد حسب ذیل ہیں
۱۔ باعلامِ خداوندی رسولوں کیلئے علم غیب حاصل
ہونے کا عقیدہ عین ایمان ہے۔

- ۲۔ اہلسنت کے نزدیک بغیر وجوب التزام کے عقیدہ کے التزام کے ساتھ

عرس کرنا جائز ہے اور بلا التزام بھی جائز ہے۔

۳۔ تاریخ معین پر مزارات اولیاء اللہ پر مسلمانوں کی حاضری اور بزرگوں کی روحانیت سے فیض حاصل کرنا اہل سنت کے عقائد کی رو سے نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہے بشرطیکہ وہاں فسق و فجور اور معصیت نہ ہو۔

۴۔ اہل سنت کے نزدیک محمد بن عبد الوہاب کے متبعین کو وہابی کہتے ہیں جن کے عقائد کی رو سے صرف وہی لوگ مسلمان ہیں جو ان کے ہم مسلک اور ہم مشرب ہوں باقی تمام مسلمانوں کو وہ کافر و مشرک اور مباح الدم کہتے ہیں اہل سنت کے نزدیک تیجہ وغیرہ اور قرآن شریف و کلمہ طیبہ و درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ارجح مومنین کو پہنچانا اور چنے تقسیم کرنا سب جائز اور موجب رحمت و برکت ہے۔ بشرطیکہ یہ امور مخلص اعتقاد اور نیک نیتی سے کئے جائیں۔

۵۔ چالیسواں، گیارہویں شریف اور کھانے یا شیرینی وغیرہ پر فاتحہ پڑھنا سب جائز اور باعث اجر و ثواب ہے اور ایسا کرنے والے مسلمان صحیح العقیدہ اہل سنت و جماعت ہیں۔ ان کاموں کو بدعت قرار دینا اور ان کاموں کے کرنے والے سنی مسلمان کو بدعتی کہنا سخت گناہ اور بدعت و ضلالت ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص ۱۴ پر ہے :

- ۱۔ اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔ فقط
- ۲۔ عرس کا التزام کرے یا نہ کرے بدعت اور نادرست ہے۔
- ۳۔ تعین تاریخ سے قبروں پر اجتماع کرنا گناہ ہے خواہ اور لغویات کی بنا پر ہو۔
- ۴۔ اس وقت اور ان اطراف میں وہابی متبع سنت اور دیندار کہتے ہیں۔
- ۵۔ نیز فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول ص ۱۰ پر ہے

یہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس صورت میں کہ فی زمانہ رواج ہے کہ جب کوئی مرجعائے تواس کے عزیز و اقارب میں

روز یا دوسرے یا تیسرے روز یا کسی اور روز جمع ہو کر مسجد یا کسی اور مکان میں قرآن شریف اور کلمہ طیبہ اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر بلا تعین شمار ثواب اس پڑھے ہوئے کا متوفی کو بخشتے ہیں اور چنے وغیرہ تقسیم کرتے ہیں تو اس طرح جمع ہونا اور قرآن مجید وغیرہ پڑھنا اور پڑھوانا وغیرہ درست ہے یا نہیں ؟۔ بینوا بالکتاب تو جہانی یوم الحساب مزین بہر زمانہ۔

الجواب : صورت مسئلہ کا یہ ہے کہ مجتمع ہونا عزیز و اقارب وغیرہ کا واسطے پڑھنے قرآن مجید کے یا کلمہ طیبہ کے جمع ہو کر روز وفات میت کے یا دوسرے روز یا تیسرے روز بدعت و مکروہ ہے شرع شریف میں اس کی کچھ اصل نہیں۔

۶۔ اسی طرح فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص ۹۲ پر ہے۔

سوال : مرنے کے بعد چالیس روز تک روٹی ملا کو دینا درست ہے یا نہیں ؟

الجواب : چالیس روز تک روٹی کی رسم کر لینا بدعت ہے۔ ایسے ہی کیا رہوں بھی بدعت ہے۔ بلا پابندی رسم و قیود ایصالِ ثواب مستحسن ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ (بندہ رشید احمد گنگوہی)

۷۔ اس کے علاوہ فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص ۱۵ پر ہے۔

مسئلہ : فاتحہ کا پڑھنا کھانے پر یا شیرینی پر بروز جمعرات کے درست ہے یا نہیں ؟

الجواب : فاتحہ کھانے یا شیرینی پر پڑھنا بدعت ضلالت ہے۔ ہر گز نہ کرنا چاہیے۔ فقط رشید

دیوبندی صاحبان کے نزدیک بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ تحریمیہ ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ

(۲۲) دیوبندیوں کا مذہب

حصہ سوم ص ۴ پر ہے۔

سوال : بدعتی کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں ؟
الجواب : مکروہ تحریمہ ہے۔ (فی المختار باب الاماتہ) واللہ تعالیٰ اعلم
بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ،

اور اسی فتاویٰ رشیدیہ جمعہ سوم کے ص ۵۰، ۵۱ پر ہے :

سوال : جمعہ کی نماز جامع مسجد میں باوجودیکہ امام بدعتیہ کے پڑھے یا
دوسری جگہ پڑھے۔

جواب : جس کے عقیدے درست ہوں اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیے

اہلسنت کا مذہب | اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ عرس و میلاد کرنے والوں
اور کھانے یا شرابی وغیرہ پر فاتحہ پڑھنے والوں اور
گیا رہوں کرنے والوں کو بدعتی کہا اور اللہ کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ تحریمہ جلتا نہ
گناہ اور بدترین قسم کی گمراہی ہے۔

اہل سنت کے نزدیک فی زمانہ عرس و فاتحہ کرنے والوں ہی کے پیچھے نماز پڑھنا
صحیح ہے ان کے مخالفین مذکورین کے پیچھے جائز نہیں۔

(۳۵) دیوبندیوں کا مذہب | اکابر حضرات علماء دیوبند کے نزدیک کوئی
مجلس میلاد اور کوئی عرس کسی حال میں درست

نہیں۔ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ جمعہ دوم ص ۱۵ پر ارقام فرماتے ہیں
”مسئلہ انعقاد مجلس میلاد بدون قیام بروایت صحیحہ درست ہے یا نہیں۔ بنوا
وتوجروا قیمہ نیاز محمد ایتیار علی طالب علم مدرسہ قصبہ بہینور جواب طلب مع حوالہ کتب“ فقہ

الجواب : انعقاد مجلس میلاد بہر حال ناجائز ہے۔ تداعی امر مندوب کے واسطے منع
ہے۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ اگر پڑھو گے حوالہ کتب معلوم ہو جائیں گے
نہ پڑھو گے تو تقلید سے عمل کرنا۔ فقط والسلام۔

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ،

سوال : جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جائے اور تقسیم شرعی ہو جائے یا نہیں؟

الجواب : کسی عرس اور مولود شریف میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا
عرس اور مولود درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

مسئلہ : محفل میلاد میں جس میں روایات صحیحہ پڑھی جائیں اور لاف و گزاف
اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں، شریک ہونا کیسا ہے؟

الجواب : ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے۔ فقط رشید احمد

(فتاویٰ رشیدیہ جمعہ دوم ص ۱۵)

اہلسنت کا مذہب | اہلسنت کے مذہب میں مجلس میلاد پاک افضل ترین
مندوبات اور اعلیٰ ترین مستحبات ہیں اور اعراس
بزرگان دین بھی اہلسنت کے نزدیک مجملہ مستحبات ہیں۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ
بزرگان دین کے عرس میں کوئی لغویت اور امر ممنوع نہ ہو تب بھی ناجائز اور بدعت
وہ بزرگان دین کا سنت معاند اور ان کے فیوض و برکات سے محروم اور خائب و
خاسر ہے۔

اسی طرح میلاد شریف کو بہر حال ناجائز و بدعت قرار دینا حتیٰ کہ سلام و قیام
نہ ہو اور روایات موضوعہ نہ ہوں بلکہ صحیح روایتوں کے ساتھ میلاد شریف پڑھا جائے
تب بھی اسے ناجائز اور بدعت و حرام کہنا اہلسنت کے نزدیک بارگاہ رسالت سے
نقض و عناد کی روشن دلیل ہے۔

(۳۶) دیوبندیوں کا مذہب | دیوبندی علماء کے نزدیک بروایات صحیحہ
محرم میں حضرات حسین علیہما السلام کی

شہادت کا بیان، شربت، اور دودھ پلانا، سبیل لگانا سب حرام ہے۔
ملاحظہ فرمائیے فتاویٰ رشیدیہ جمعہ سوم ص ۱۱۳۔

سوال : محرم میں عشرہ وغیرہ کے روز شہادت کا بیان کرنا بروایات صحیحہ یا بعض
ضعیفہ بھی ذیئربسبیل لگانا، چندہ دینا اور شربت دودھ پچوں کو پلانا

درست ہے یا نہیں؟
الجواب: محرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیحہ ہو یا سبیل
لگانا شریعت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا سب نادریست اور تشبہ
روافض کی وجہ سے حرام ہیں۔

اہل سنت کا مذہب
اہل سنت کے مسلک میں روایات صحیحہ کے ساتھ محرم وغیرہ
میں حضرات حسین علیہما السلام کا ذکر شہادت باعث
رحمت و برکت ہے اسی طرح شہداء کرام کو ایصالِ ثواب کیلئے شربت و دودھ وغیرہ پلانا
سب جائز اور مستحسن ہے۔
تشبہ بالروافض کی آڑے کر ان امور متحسنة کو ناجائز و حرام کہنا مسلمانوں کو حصول
خیر و برکت سے محروم رکھتا ہے۔

(۳۷) دیوبندیوں کا مذہب
اکابر علماء دیوبند کے مذہب میں ہندوؤں کے
سودی روپے سے جو پانی پیادہ سبیل لگائی
جائے اس کا پانی پینا مسلمانوں کیلئے جائز ہے۔ دیکھئے فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص ۱۲۲ پر ہے
سوال: ہندو جو پیادہ پانی کی لگاتے ہیں۔ سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں
کو اس کا پانی پینا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: اس پیادہ سے پانی پینا مضائقہ نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

دیوبندی حضرات کے مسلک میں ہندوؤں کی ہولی اور دیوالی کی پوریاں
وغیرہ کھانا مسلمانوں کیلئے حلال طیب ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص ۱۲۲ پر مرقوم ہے۔
مسئلہ: ہندو تہوار، ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کیلیں،
یا پودی یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا
استاد یا حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں؟

الجواب: درست ہے۔ فقط۔

اہل سنت کا مذہب
اہل سنت کے نزدیک یہ امر اہل بیت اہل خصوصاً
سیدنا امام حسین علیہ السلام کے ساتھ عداوت قلبی
کی بین دلیل ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی فاتحہ کے شربت کو تشبہ بالروافض کی آڑے
کر حرام کہا جائے اور اس کے مقابل تشبہ بالنسود سے آنکھیں بند کر کے ہندوؤں کے
مشرکانہ تہوار ہولی، دیوالی کی پوری پجوری کو جائز و حلال قرار دیا جائے نیز اہل سنت اس
بات کو اہلیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدترین دشمنی تصور کرتے ہیں کہ امام
حسین علیہ السلام کو ایصالِ ثواب کیلئے لگائی ہوئی سبیل کے پانی کو ناجائز سمجھا جائے اور
اس کے مقابلہ میں ہندوؤں کے سودی روپے سے لگائے ہوئے پیادہ کا پانی حلال
طیب و جائز اور پاک مانا جائے، مقام تعجب ہے کہ تشبہ بالروافض تو ملحوظ رہے
اور تشبہ و بالکفار الشریک بالکل نظر انداز کر دیا جائے اہل انصاف غور فرمائیں کہ یہ
عداوت حسین نہیں تو کیا ہے۔ الیاذ باللہ والیہ المستحکم۔

(۳۸) دیوبندیوں کا مذہب
علماء دیوبند کے پیشوایان کرام کے مذہب میں
زاغ معروفہ مشہور کو جو عام طور پر پایا جاتا
ہے، کھانا ثواب ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص ۱۳ کو دیکھئے،
مسئلہ: جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا
کہتے ہیں تو ایسی جگہ اس کو کھانے والے کو کچھ ثواب ہو گا یا نہ؟
ثواب ہو گا نہ عذاب؟

الجواب: ثواب ہو گا۔ فقط۔ رشید احمد
اہل سنت کا مذہب
اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ پاک غذا پاک لوگوں
کے لئے ہے اور جلیث ذہنا پاک غذا خبیثوں اور
ناپاکوں کیلئے ہے زاغ مشہور کو (جرام اور جلیث ہے جس کا کھانا مومنین طیبین کیلئے
جائز نہیں کو کھانے والے حرام خورد اور عذاب آخرت کے سزاوار ہیں۔

۳۹) دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کی نظر میں مولوی رشید احمد گنگوہی بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے ثانی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے مرثیہ مصنف مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی مطبوعہ ساڈھورہ ص ۷۰

زبان پر اہل اہوا کی ہے کیوں اعلیٰ ہل شاید
اٹھا دنیا سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

اہلسنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم لسانی و بے نظیر ہیں اور مرثیہ کا زیر نظر شعر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین و تنقیص ہے اس شعر میں مولوی رشید احمد گنگوہی کو بانی اسلام کا ثانی کہا گیا ہے۔

”بانی اسلام“ سے مراد اللہ تعالیٰ ہو گا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لہذا مولوی رشید احمد گنگوہی (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کے ثانی ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہے کہ یہ گنتی اور شمار کا موقع نہیں۔ اس لئے تسلیم کرنا پڑے گا کہ مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو اللہ تعالیٰ یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل قرار دے کر خدا و رسول کی شان میں توہین کی۔

تعجب ہے کہ اگر کسی جاہل آدمی کو مولوی اشرف علی صاحب تھانوی یا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا ثانی کہہ دیا جائے تو دیوبندیوں کے دل میں فوراً درد پیدا ہو گا کہ ”اُف“ ہمارے مقتداؤں کی توہین ہو گئی لیکن یہ خود ایک مولوی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثانی کہیں تو انہیں توہین رسول کا قطعاً احساس نہیں ہوتا بلکہ ایسے توہین آمیز کلام کی تاویلات فاسدہ میں ایثری چوٹی کا زور لگاتے لگتے ہیں۔ فاعتر وایا ادلی الالباب

۴۰) دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے حقیر اور چھوٹے سے کالے غلاموں کا لقب ”یوسف ثانی“ ہے۔ دیکھئے مرثیہ مولوی محمود الحسن صاحب ص ۷۰

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے تو بنیاد عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

اہل سنت کا مذہب

اہلسنت کا مسلک یہ ہے کہ کسی کو وصف عیب سے تعبیر کر کے یوسف ثانی اس کا لقب قرار دینا یوسف علیہ السلام کی شان میں توہین و تنقیص ہے ”عبید سود“ کے معنی ہیں کالے رنگ کے تیر اور چھوٹے غلام جن کو دوسرے نفوں میں ”کالے غلٹے“ بھی کہا جاسکتا ہے۔ اگر کسی نے کسی کو یوسف ثانی سے تعبیر کیا ہے تو اس کے حق کو تسلیم کر کے اور اسے حسین قرار دے کر کہا ہے لیکن اس شعر میں تو مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے غلاموں کو عبید سود ”کالے غلٹے“ کہہ کر اہل ان کے حق و مصغر ہونے کا اظہار کر کے پھر انہیں سیاہ فام بننے کے بعد ان کا لقب یوسف ثانی رکھا ہے جس میں جہاں یوسف کی صریح توہین ہے۔ (العیاذ باللہ)

۴۱) دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی مسلک میں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی میحانی سینا علی بن مریم کی میحانی سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ دیکھئے شعر مصنف مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی ص ۳۳

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس میحانی کو دیکھیں ذری ابن مریم

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ کسی نبی کے معجزات اور کمالات میں کسی غیر نبی کو نبی سے بڑھ چڑھ کر مانا توہین نبوت ہے اس شعر میں مردہ اور زندہ سے حقیقی مراد ہوا اور زندہ مراد ہوا مجازی ہر صورت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ہے اس لئے کہ مولوی رشید احمد کی میحانی کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی میحانی سے مقابلہ کیا گیا ہے اور پھر مولوی رشید احمد کی میحانی کو حضرت عیسیٰ کی میحانی پر ترجیح دی گئی ہے جو سیدنا مسیح ابن مریم کی شان میں صریح گستاخی ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔

۴۲) دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے نزدیک کبہ میں بھی گنگوہی کا رستہ تلاش کرنا چاہیے:

مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی اپنے تصنیف کردہ مرثیہ کے صدر اپر ارشاد فرماتے ہیں۔

پھری تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے شوق و ذوق عرفانی

اہلسنت کے نزدیک کعبہ مطہرہ تمام دنیا کے انسانیت کا مرکز و مرجع اور سب کے لیے امن و عافیت کا گہوارہ ہے۔ مرد مومن کا دل خود بخود کعبہ کی طرف کھینچا کئے خصوصاً عارف باذوق پر کعبہ کے حقیقی حسن و جمال اور اس کے انوار و تجلیات کا انکشاف ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں جو لوگ کعبہ میں پہنچ کر بھی گنگوہہ کا رستہ ڈھونڈتے ہیں وہ علم و عرفان اور ذوق و شوق سے قطعاً محروم ہیں۔ کعبہ میں پہنچنے کے بعد گنگوہہ کا متلاشی ہوتا ہے۔ یقیناً کعبہ مطہرہ کی عظمتِ شان کو گھٹانا ہے۔

ناظرین کرام! تصویر کے دونوں رخ آپ کے سامنے موجود ہیں اب آپ کو اختیار ہے جسے چاہیں پسند فرمائیں۔ میں اپنے محبوب حقیقی رب کائنات مجیب الدعوات جل مجدہ سے بصد تفریح و زاری دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وہو یمہدی الی صراط مستقیم و آخر دعوانا ان الحمد
للہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی سید المرسلین
و علی آلہ و صحبہ و اولیاء ملتہ و عمار امتہ اجمعین۔

سید احمد سعید کاظمی

تمت بالجینہ

خوشخبری

اہلسنت و جماعت کی عظیم الشان فتح

شان
ہو گیا

رویداد مناظرہ جھنگ!

دیوبندیوں کی عبرتناک شکست کا منظر دیکھنے کے لئے آج ہی طلب فرمائیں!

صفحات: ۲۹۴ ہدیہ: ۲۴۱ روپے

مناظرہ علم غیب

رویداد مناظرہ ادری

شیر شاہ اہلسنت مناظر اسلام مولانا محبت علی خان صاحب نے ڈیرہ ہوس سے زائد گستاخان رسول کو تباہ کر دیا۔
توڑ چکوں سے راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور کیا اس تاریخی مواد کے علاوہ کتاب کے ابتدا میں مولانا موصوف کے حالات زندگی بھی دیئے گئے ہیں
ہدیہ: ۱۵ روپے

ملنے کا پتہ: مکتبہ فریدیہ خیاں روڈ ساہیوال

سلطان الواعظین حضرت علامہ الحاج
مولانا شاہ عبدالصطفی صاحب قید اعلیٰ
دامت برکاتہم العالیہ شیخ الحدیث دارالعلوم
فیض الرسول براؤن شریف کی تازہ ترین،
مایہ ناز اور علم و معلومات سے بھری ہوئی
میں بہا تصنیف ہے

عجائب القرآن

کتابت، طباعت کاغذ سرورق اور جلد بندی خاصہ صبر
سانہ: ۱۸۸۲۲ روپے
ہدیہ: ۱۵

عظیم خوشخبری
کہ دینائے خطابت میں تہلکہ مچا دینے والے خطیب تھے

خطباتِ برطانیہ

از قلم : شیخ الاسلام سید محمد مدنی (شائع ہو گیا)

مقبوضہ اور غلبہ وراثی وار جلد سفید کاغذ، صفحات ۳۰۴ : ہدیہ ۲۷ روپے
ملنے کا پتہ : مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال

قانونِ شریعت

علما، دکتلا، طلباء کے لئے فقہ اسلامی کا عظیم مستند مجموعہ قانونِ شریعت مکمل

مصنف : فقیہ المذنب حضرت مولانا شمس الدین صاحب رضوی

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق و جملہ مسائل شرعیہ کو مفصل بیان کیا گیا ہے۔
سیکڑوں کتابوں سے بے نیاز کر دینے والی لاجواب کتاب ہے۔ مہنگائی کے
اس دور میں بہارِ شریعت کا صحیح نعم البدل۔

بہترین طباعت : ہدیہ ۳۶ روپے

ملنے کا پتہ : مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال

خوشخبری

زلزلہ کے جواب میں لکھی گئی کتب اہل کا تنقیدی جائزہ

علامہ ارشد القادری کے قلم کا نیا شاہکار

زیر و زیر

• اذقلو: رئیس التحریر علامہ ارشد القادری مدظلہ

فکر و نظر کی دُنیا میں پھر ایک صحت مند انقلاب کی دھمک
پاکستان میں پہلی مرتبہ منصف شہود پر جلوہ گر ہو چکی ہے

سائز ۲۳×۱۸ صفحات ۳۶۸ سفید کاغذ - خوبصورت اور مفید جلد
آتش طباعت - قیمت چوبیس روپے صرف

ملنے کا پتہ: مکتبہ فریدیہ - جناح روڈ - ساہیوال